

بلا مونسین اکیس دیش

طافہ کارنامہ دلیران فرنگ سے اور دستور العمل مل بران
 ہائے عالم بخشی کیے یا ائمہ مسخدری بھیجے
 ہر ایک حرص کج کو ہر حکمت ہے۔ ہر ایک کلمہ

معدن جوہر شجاعت و جرأت یعنی واقعات

خاک وہ سب

جسکو عالیجناب معلی القاب ہمارے فزون جنگ و پیکار

موجود تھیں رزم و کارزار میں نواب افسر جنگ بہادر

ایڈیکان بندگان حضرت سرکار نظام دکن و کمانڈر

گو لکھنہ برگید نے تالیف فرمایا اور

دارالطبع میرے کار عالی مطبع ہوا

HECKED 1995

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸ ماہ الکوچر کے بنہ روز شب اکوڑیو ڈیوڑھی بڑکے میں سیف باد میں آئے

مکان کو آیا قریب ایسے شب کے سرفراز نامہ ^{اقدس} و انیسیت پر چٹت

براہم شولکتہ کان حضرت ^{حضور پر نور} دام سلطنتہ نے غرور و دفرمایا

فراغت نامہ کو کہے لیا اور آنکھوں پر رکھا کھو لکر پر یا شملہ جو فغانا

سفارت و انتہ ہو والی تھی حضرت نے مجھے اوس میں شریک کر کابل کو جانے

لے لے حکم صادر فرمایا تھا چنانچہ نقل و عنایت نامہ کنی بخندیل میں ^{میں} مقرر

بمبھر دور و حکم خداوندی کے چار روز زمین اپنا ضروری

بند و بست کر کے ۲۳ ماہ مذکور کو صبح کی ریل میں بسبی کی جا۔

روانہ ہوا تین گھوڑی اور تین یا بومع دوار دلیون کے براہ

راست پیشاور کو روانہ کر دیے۔ بسبی میں مچھکو

یہ خبر ملی کہ افغانستان میں مجن اسحاق خان برہنجاؤ

امیر عبدالرحمن خان والی کابل نے اس کے اخراج

کے لیے فوج روانہ کی ہے۔ اس واسطے روانگی کابل مشن

کی چند ہی موقوف رہے گی۔ چونکہ خلاصہ کیفیت

اس امر کی معلوم نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے یہ مسئلہ

۲۹ تاریخ وقت صبح کرنا لہ کو پھینا وہاں گھوڑوں کی گائیں
 سوار ہو کر شملہ کی جانب روانہ ہوا۔ اس طرف برسات کثرت
 تھی۔ راستہ اس قدر خراب تھا کہ گھوڑی بالکل چل نہیں
 سکتی تھی۔ ہزار دشواری یہ شام کے کالکامینچا۔ ایک دو ہٹل میں
 لائنس ہوٹل میں کچھ کھانا کھا کر قریب چھ بجے کے یہاں ٹانگہ میں
 روانہ ہوا۔ بمقام سے پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوتی ہی۔ کچھ
 سردی تھی۔ جب قدر بلند ہی آتی تھی اور سیدر سردی
 معلوم ہوئی تھی آٹھ بجے شب کے ایک مسافر

۷
فروکش ہوا۔ اور دوسرے دن اول صبح سے روانہ ہو کر گیا

شملہ میں پہونچا۔ کرنل نول چمپلین صاحب نے میرے لیے

ایک باؤداس کو دینا نہ کیا تھا۔ اور خط میں لکھا تھا کہ تم سید

نہر کسلنسی فرڈرک رابرٹ صاحب کا نڈران چیف کے پاس

چنانچہ میں یو پر سوار ہو کر اسٹوڈن کو گیا۔ وہاں فرڈرک رابرٹ

سے ملا۔ لیڈی ابرٹ واسطے تبدیل آئے ہوا کے فریٹ

کسی مقام کو تشریف لے گئی تھیں۔ اور سر فرڈرک رابرٹ

دوسرے روز جانے والے تھے۔ اس لیے میں اپنے

قدیم دوست کرنل نول چمپلین صاحب کے بنگلہ میں اتر آیا۔

دوسرے روز صبح کو کانڈران چیٹ صاحب سیر کے پاس

کونسل کیے وائس وائس تشریف لا کر مجھ سے فرمایا کہ فی الحال

کابل مشین کے روانہ ہونے میں چندے تامل ہے۔ سرکاری فوج

زیر حکم میجر جنرل مکوین صاحب کے۔ (بلاک منوٹین) کو روانہ ہو رہی ہے۔

میں نے وائس وائس سے تمہارے جانے کے باب میں تحریر کی

اور فارن آفیس سے بندگان حضرت حضورؐ پر نور و اہل سلطنت

کو تار بھیجا گیا ہے۔ کل صبح آپ شملہ سے روانہ ہو کر قندھار پہنچے۔

قبل از انکہ جنرل مکوین صاحب بلاک منوٹین کو پھینک دینے کے اسٹاف میں جاؤ

جنرل مکوین صاحب کو بطور سرکاری ٹیلیگراف دیا گیا ہے کہ میجر اسٹاف

حسب الحکم سرکا جنگ بلاک مونٹین مین بطور ایڈی کان آپ کے
 اسٹاف میں مقرر کیے گئے ہیں۔ اور جو وقت کہ کابل
 مشین افغانستان کو روانہ ہوگی اس وقت اندازاً ^{سنتہ} ایک
 اول آپ کو اطلاع دی جاوے گی آپ جنگ بلاک مونٹین سے
 روانہ ہو کر پشاور یا جمرو در پر سفارت کے شریک ہو جائنا۔
 چونکہ ضروری اسباب ایسے سفر کا میرے ہمراہ ^{نہ} تھے
 لہذا مجھے اپنے دوست کرنیل نول چرلین صاحب سے
 اس امر میں بھت کمک ملی۔ انھوں نے مجھے
 اپنے ہمراہ لیجا کر جو کچھ سامان کہ ایسی جگہ کے لیے

ضرور ہوتا ہی۔ اس کا اہتمام کرادیا۔ جنگ ہلاک منوٹین۔

مین ہسرافس کو چوالیس نو پڑ اسباب لیجانے کی

اجازت تھی۔ دو افسروں میں ایک خچر بار بردار لکھو

ملاقات تھا۔ لہذا جتقدر اسباب کہ میرے ہمراہ

وہ سب میں کرنیل چپرلین صاحب کے پاس

چھوڑ دیا۔ فقط دو موٹے بلانکٹ دو واٹر پروف کی

چادرین دو یونی فام کے خاکی کوٹ دو جربیس

ایک بوٹ ایک میٹی دو کرتے فلائین کے اپنے ہمراہ۔ دو

گیارہ بجے تاگہ میں سوار ہو کر انبالہ کو روانہ ہوا وہاں سے صبح کی ریل میں

بٹیکرہ راکٹوبر روز جمعہ۔ دو بجے شکوہ سن ابدال بھنچا۔

وہاں سے ساڑ چار بجے تانگہ میں آٹا پٹا باد کی طرف روانہ۔

دو بجے۔ آٹا باد پھنچا۔ امین الدین مع یابو کے یہاں حاضر تھے۔

کرنیل ملائی صاحب نے پشتر سے آگے جانیکا سب بند ہو

کیا تھا۔ آٹا باد میں سس مکوین سے ملاقات ہوئی۔

یہاں سے راکٹوسات بجے تانگہ میں روانہ ہو کر ایک بجے

خاکہ میں داخل ہوا۔ جنرل مکوین صاحب مقام سیری پر تھے

بہادر مغز نے میرے ساتھ ایک اسکات بھجوانے

پندرہویں نکال کیولری کے افسر کو تحریر کیا تھا۔

چنانچہ جہنٹ مذکور کا اسکاٹ لیکر میں آگئی کوٹھیا۔ وہاں جنرل

کمپن صاحب کا خط ملا کہ تم ہرگز تنہا پہاڑ پر میرے پاس

آئیںگا ارادہ نہ کرنا۔ بلکہ ایک وزیر اعلیٰ میں بھیج کر جب کوئی

(یعنی فوج کی سربراہی کا سامان) وہاں سے روانہ

تو اُسکے ہمراہ آنا۔ میجر سیلی صاحب نے بیان کیا۔

کہ ایک روز پشتر خیل سے کاری آدمی پڑ سے نیچے آئے

ایک شخص اون میں سے علیحدہ ہو کر ذرا پیچھے رہا۔ مدھیل نے

اوسکو مار ڈالا۔ اور اسی طرح پھیلے اسکے کتے ہی کو

مارے گئے۔ اس لیے جنرل صاحب نے سخت

حکم دیا ہی کہ سوائے ہمراہی کا نوائی کے کوئی شخص علیحدہ
 آمد و رفت نہ کرے۔ کرنیل پارٹ صاحب کا ہنگامہ
 سکے پلٹن کے جو کہ دامن کو وہین مقیم تھے مجھ سے ملے
 اور شبکو اونھون نے ڈنر کی دعوت دی۔ اور
 کہا کہ شبکو اسی جگہ رہ کر صبح کو ہمراہ کا نوائی کے
 جنرل صاحب کے پاس وانا ہو تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ
 میں شبکو وہین رہا۔ اور علی الصباح ہمراہ ایک انسپکٹر
 اور ڈاکٹر گرین صاحب کے جو کہ ایک کم عمر بڑے خوش مزاج
 آدمی تھے۔ اور شبکو و زمین اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔

اور انھوں نے میرے ساتھ بطور ہوا خوری کے پہاڑ پر

جانے کی واسطے وعدہ کیا تھا روانہ ہوا۔ ہمارے ساتھ ڈیر سچو

اسباب ٹرانسپورٹ کے اور سوجوان کا اسکارٹ تھا۔

گیارہ بجے سے پندرہ بجے تک کوئین صاحب کے پاس پہنچے۔

قبل اسکے کہ بلاک نوٹین ایکسپلوشن سنہ ۱۹۸۸ء کا حال

لکھا جاوے ضرور ہے کہ تھوڑی کیفیت اس ملک کی

اور حال وہاں کے باشندوں کا۔ اور باعث انگیزی

سرکار کی فوج کشی کا بطور اختصار کے تحریر کیا جاوے

بلاک نوٹین (یعنی کوہ سیاہ) جانب مشرق انڈس ندی

کے۔ اور جانب مغرب و جنوب کا تھیر کے پہاڑوں کے واقع ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی تک مشرق کی طرف سے کانگریز کا علاقہ ہے۔ وہ بھی اس طرح ہے کہ زمیندار و ملک لوگوں کے ماتحت یہ زمین ہے۔ وہ سرکار انگریزی کو کچھ خراج نہیں دیتے لیکن فی الجملہ تعلق سرکار انگریزی سے رکھتے ہیں۔ پہاڑ کے نیچے جانب مشرق سب انگریزی علاقہ ہے۔ پہاڑ کی چوٹی سے مغرب کی طرف سب وحشی افغانوں کا علاقہ ہے۔ اوکو یا غستان کھتے ہیں یہ قوم کسی حاکم کے حکم میں نہیں ہے۔ نہ یہاں کوئی بادشاہ

نہ وزیر نہ حاکم۔ یہاں تک کہ باپ کا حکم سب مانیں مانتا۔

ہر شخص اپنے کو بجائے خود بادشاہ اور حاکم سمجھتا ہے۔

جہالت اس درجہ پر بڑھی ہوئی ہے کہ جب دو منہ

بکریوں کے دشمن پانی پلانے ایک چشمہ پر لچاتے ہیں تب

ایک کہتا ہے کہ میرا منہ اول پانی پیو گیا۔ اور دوسرا کہتا ہے

کہ نہیں میں اول پانی پلاؤں گا۔ پس اس تکرار پر اکثر مارے۔

جاتے ہیں۔ باتیں کرتے کرتے ایک دوسرے کو چھرمی

مار ڈالتا ہے۔ اور قیصر دیکھتا رہتا ہے۔ بلکہ جب کبھی دو آدمی

گاؤں سے ملکر باہر جاوے اور ایک اُنہیں کا مارا جاوے

تب دوسرا گاؤں کو واپس آکر اپنے ساتھی کے مرنے کی

او کے لواحقین کو خبر تک نہیں دیتا اور نہ او کے مرگیا

افسوس ظاہر کرتا ہے۔ جب کبھی دو تین وز بعد میل نہ کر

اوس مقتول کا ذکر آ جاوے۔ یا او کے عزیز ہستسار کرتے

وہ معمولی طور کھدیتا ہے کہ فلا نی شخص نے او کو مار ڈالا۔

غرض کہ آدمی کی جان کی یہاں کچھ قدر نہیں۔ یہ پہاڑ

نوناہر فٹ سطح دریا سے بلند ہیں سیر ماین دس دس اور

بارہ بارہ فٹ برف یہاں جمع رہتی ہے۔ برسات اور

آخر برسات میں بھی برف برستی ہے۔ پہاڑ ایسے صعب المیزان

کہ یا بویا گھوڑا چلنا اونہیں بالکل دشوار ہے۔ پیادہ آدمی
 بشکل چل سکتا ہے۔ یہاں کے باشندے جنگلی جانوروں کے
 موافق پہاڑوں میں پتے ہیں۔ غیر ملک کا آدمی
 اونپر چڑھنے کا ارادہ نہیں کرتا۔ راستہ کبھی آتھک اسطر
 بنایا نہیں گیا۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں ہاڑوں کے نیچے
 بعض بعض مقامات پر آباد ہیں۔ ان گاؤں کے مکانات
 عجیب قسم سے بنائے گئے ہیں۔ مکانوں کی چھت ایک
 چھوٹی سے پہاڑی کی ہمواری میں ریتی ہے۔ اوپر کھنڈ
 کھود کر۔ اوکھین دیواریں اٹھا کر اسطرح عمارت بناتے کہ

• اوپر سے بالکل بیٹھا اور میدان سے معلوم ہوتا ہے۔ اوپر
 نیچے آکر دیکھو تو دروازے اور مکانات نظر آتے ہیں۔
 عورتیں یہاں کی بھت مضبوط ہیں۔ لڑائی کے وقت
 اکثر مردوں کے کپڑے پھینک کر لڑنے کو موجود ہوتی ہیں۔ اگر
 کسی خاندان سے کوئی آدمی مارا جاوے۔ اور اس کے
 وہاں کوئی مرد بدلہ لینے والا نہ ہو تو اس خاندان کی عورت
 اپنے شوہر یا بھائی یا بیٹے کا ضرور بدلہ لیگی۔ اور جس نے
 کہ اس کے عزیز کو مارا ہے اسے ضرور مارے گی۔
 اس قوم کے فریقوں کو خیل کہتے ہیں۔ اور زیادہ تر

مرقومہ ذیل کے لوگ ان پہاڑوں میں رہا کرتے ہیں

مہمیل اکھنڈ خیل گوجا خیل خان خیل رانہ خیل۔

باشمیل کاما خیل شاہو خیل بانو خان خیل خواجہ خیل

قلند خیل نصر خیل لقمان خیل بدما خیل ذکر خیل

ماجم خیل کا کا خیل حسن خیل۔ یہ تمام قومیں ہلاک ہوئیں

(یعنی کوہ سیاہ) میں رہتی ہیں۔ خاص شمار ان کے مرد

اور عورتوں کا برابر معلوم نہیں۔ لیکن تحقیقات سے اس قدر

ثابت ہوا کہ آٹھ ہزار سات سو بیس جوان قابل لڑائی کے

سلحہ بیان رہتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس بات پر مغرور ہیں

کہ انکے ملک کو کوئی شخص فوج کشی نہیں کر سکتا۔ اور

نہ اس ملک کو کوئی فتح کر سکتا ہے۔ اس سبب کہ اول تو

پہاڑیے دشوار گزار ہیں کہ فوج کا آنا ہی ممکن نہیں۔

دوسرے اگر فوج پہاڑ پر شکل لائی بھی جاوے تو بار بار دہری

اور رسد اور فوج کے کھانے پینے کا بندوبست کیونکر ہو سکتا۔

تیسرے جب کوئی غنیمت فوج کشی کر لیا تو ضرور ہی کہ وہ

اتہتہ آہستہ پہاڑ کے نیچے سے اوپر چڑھتا گیا تب تک

یہ لوگ اوپر سے بند و قین چلا کر اس کا کام تمام کر دیتے۔

کیونکہ یہ لوگ دشمن کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اور خود اسکو

دکھائی نہیں دیتے۔ چوتھے پہاڑ پر ایسا سرد موسم ہے
 کہ بچے رہنے والے لوگ کبھی اس سردی اور برف
 متحمل نہیں ہو سکتے۔ غرض کہ وہ سیاہ کے باشندے
 ایسے ایسے خیالات میں مبتلا تھے۔ اور کبھی ان کے
 حاشیہ خیال میں یہ بات نہ تھی کہ ہمارا ملک پر کوئی چڑیا
 کر کے کامیاب ہوگا۔ چنانچہ مسیح عیسوی میں کاراگریز
 کچھ فوج اس قوم کی سرکوبی کے لیے زیر حکم جنرل ملٹ
 روانہ کی گئی تھی۔ فوج کو اوپر تک پھونچنے میں بہت دشواری
 ہوئی۔ اور ان وحشی افغانوں نے جس قدر ممکن ہوا انگریز

فوج کو تکلیف دینے میں دریغ نہیں کیا۔ اکثر افغان بھی
 مارے گئے سرکاری فوج کے بھی کچھ لوگ ضائع ہوئے
 اندازاً دس بارہ روز تک فوج پہاڑ پر رہی۔ اور بعد کو
 واپس آنا پڑا۔ اس فوج کشی کے بعد اس وحشی قوم کے ملین
 وہ خط قدیم اور مضبوط ہو گیا کہ ہمارا ملک ایسا دشوار گزار
 اور سخت ہو کہ اسپر سی کا قبضہ نہیں ہو سکتا۔ چند سال یہ
 اس قوم نے سرکار انگریزی کی عملداری میں جو گانون کہ سرحد پر
 واقع ہیں اونپر ڈاکہ زنی اور چوری شروع کی۔ او
 جب موقع ملا سرکاری رعایا کو تکلیف دی۔ ہر چند کہ بطور

فہائش کے اوکو سمجھایا گیا کچھ فائدہ مرتب نہیں ہوا۔

آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ گذشتہ ماہ ۱۸۸۷ء میں

کرنیل پاٹی صاحب۔ اور میجر آرم سٹرانک مع پچاس آدمیوں کے

ہلاک ہوئیں کی سرحد پر گئے تھے۔ اس قوم نے دونوں

صاحبوں کو مع اونس کے ہمراہیوں کے جان سے مار ڈالا۔

تب سرکار انگریزی کو ضرور ہوا کہ انکی برابر سرکوبی کیا جائے

اور آئندہ کے لیے ایسا معقول انتظام ہو جو پہلے کو نہ ملے

انکے ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچے۔ لہذا جنرل کوین صاحب کو

جو ایک بڑے ذی تجربہ اور کمانڈر پنجاب فرانٹ فورس کے

گوگرنٹ آف انڈیہ نے اس مہم کے لیے انتخاب کیا۔
 صاحب مدوح اس ملک کے حالات بخوبی واقف ہیں۔
 زبان پشتو خوب جانتے ہیں۔ دراصل اسے بہتر اس
 مہم کے انجام دینے کے واسطے دوسرا آدمی ممکن تھا۔
 تاہم لپسٹکل معاملات گوگرنٹ نے انکی رائے پر منحصر
 رکھا۔ ماہ ستمبر میں جنرل مکویں صاحب نے شملہ کو جا کر
 نواب گورنر جنرل بہادر میرائے کشور ہند سے سب امور
 متعلق اس جنگ کے طے کر لیے۔ بارہ اکتوبر میں جنرل
 وغیرہ حلاصہ ذیل میں درج کیے جاوے گا اس مہم میں لپسٹکل

نامزد کیے گئے۔ اور جنرل کو صاحب اسٹام فوج کے چار حصے کے

فوج نمبر دس کالم

زیر کان کرنیل سم صاحب پانچویں گورکھا پلٹن کے

تیسری سکھ پلٹن پنجم گورکھا پلٹن ناتھنبر الٹھ فیورسیر

فوج نمبر نو کالم

زیر کان کرنیل اوگرڈی سیلی صاحب

سنگت جنرل بش انفری چوسیون پانیر چالیسویں بنگال انفنٹری

فوج نمبر تہڑی کالم

زیر کان کرنیل سندلنڈ صاحب

تکس رجنٹ برٹش انفنٹری چالیسویں پلٹن چوبیسویں پنجاب انفنٹری

دوسو جوان خمیسری پلٹن -

فوج نمبر فور کالم

زیر کان کرنیل کروک شانک صاحب

رائل آرمرش برٹش انفنٹری اسیسویں پنجابی پلٹن چوتھی پنجابی پلٹن

ہیڈ کوارٹرننگ

جنرل چیئر ریٹ برگٹڈ یعنی نمبر ون اور نمبر ٹو کالم پر۔

اور جنرل کالبرٹ لفٹ برگٹڈ یعنی نمبر تہری اور نمبر فور کالم

مقرر کیے گئے

۲۸
یہ سب فوج اس انتظام سے جنرل کوین صاحب نے روانہ کی

کہ تیرے روز سب کالم وقت مقررہ پر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔

یہ پہاڑ تو ہزار فٹ سطح دریا سے بلند ہے چونکہ بار برداری

اوپر لیجا نا بہت دشوار تھا لہذا خمیہ وغیرہ سب مقام اگلی پر

پہاڑ کے نیچے چھوڑ دیے گئے۔ ہر جوان کو دو کھل لیجانیکاحکم تھا۔

جب فوج نصف پہاڑ تک پہنچی تب افغانوں نے گولیاں

مارنا شروع کیا۔ خصوصاً ریٹ کالم کی طرف زیادہ دشواری

ہوئی۔ اول و زچھ آدمی مارے گئے اور چار خمی

ہوئے۔ افغانوں کے بھی اکثر لوگ مار گئے جب بکری

فوج بڑھتی جاتی تب افغان پس پا پوتے اور گویان چلا

شکو تمام رات کیا مپے فیر کرتے رہے۔ جو کوئی آدمی!

کیا مپے علیحدہ ہوا جان سے مارا گیا۔ نمبرون اور نمبروٹ

کالم مقام حقیابٹ پر جو کہ پہاڑ پر واقع ہے پھنچی۔ اور کالم

(یعنی نمبر فور) زیر حکم جنرل کالبرٹ صاحب در بند کھینچا۔

یہاں غنیم سے اچھا مقابلہ ہوا۔

جنگ در بند

جنرل کالبرٹ چوتھی اکتوبر کو قریب صبح کے اس مقام پر پہنچے

ہیلو کراف سے برابر خبر تہڑد کالم اور جنرل مکوین صاحب کے

پاس بھجوائی جاتی تھی۔ اڈونس گیارڈ دکمپنی رائل آرٹ

اور ایک ڈیوژن اسکاتش رائل آرٹلری کا طرف۔

شکار کے بڑھایا گیا۔ اور ایک پارٹی چوتھی پنجاب

کی شکار گاؤں کے سیدھی طرف بھی گئی۔ دشمن کی فوج

سب اس گاؤں میں بہری ہوئی تھی۔ اور چونکہ یہ گاؤں

بلندی پر واقع تھا لہذا سرکاری فوج کو وہ لوگ چپ کر

بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ اور آسے سے گویا جان چلا سکتے تھے۔

چوتھی پنجاب انفنٹری کو گاؤں پر حملہ کر سکا حکم ملا۔ جب یہ لوگ

حملہ آور ہوئے اور وقت صوبیدار میجر خیرنگ جو کہ ایک

مشہور سکھ سردار تھے اونکی گردن کے بائیں طرف گولی
 لگی۔ اور یہی ہونڈے میں سے نکل گئی۔ یہ صوبیدار
 چار گھنٹہ تک زندہ رہ کر مر گئے۔ سرکاری فوج خوب دہشت
 گاؤں کی طرف بڑھی دو جوان پانیر کے زخمی ہوئے جب
 پلٹن قریب گاؤں کے پھنچی تب افغان سپاہ کی طرف فرار ہوئے
 اور گاؤں پر پلٹن کا قبضہ ہو گیا۔ اس حملہ میں سات آدمی غنیمت
 مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے۔ ان سب افغانوں نے کہ اکثر
 مذہبیل تھے پہر جمع ہو کر ایک مالہ اور درختوں میں اپنے کو
 پوشیدہ کر کے بند و قین چلانا شروع کیا۔ تب جنرل گالتر

تین کمپنی پانی کی زیر کمان فٹنگ ہاک صاحب کے دیکر حکم دیا

کہ ندی کی طرف سے پہاڑ اور جھاڑی میں دشمن کو دیکھتے

جہاں کہ غنیم کی فوج جمع ہے اوسپر حملہ آور ہوں۔ رائل

آئرش نے بائیں طرف سے اڈونس کیا چونکہ ^{بیش} ^{بیش}

راستہ اچھا تھا اس لیے ستر سے وہ بہت آگے

بڑ گئے۔ کیپٹن سلی جنرل گالبرٹ صاحب کے اشارے سے

یا پور سوار ہو کر آگے بڑھے۔ ہر چند کہ پہاڑوں میں ^{حلتا} ^{لوکا}

دشوار تھا لیکن جس جگہ کہ یہ لڑائی ندی کے قریب ہوئی

اوس طرف کہیں کھین گھوڑے اور یا پور سواری تھی۔

اُنہوں نے پلٹن کو چارج کا حکم دیا۔ فوراً پلٹن والوں نے
 سنگین بند و قونیر چڑھا کر حملہ کیا۔ جب یہ لوگ اندازاً سو اچ
 غنیم کے قریب پہنچے تب ڈیڑ سو افغانوں نے مالہ
 اور درختوں سے بالاتفاق سید ہاسکراری فوج پر چارج کیا
 رائل ایرش رجمنٹ نے بڑے استقلال کے ساتھ نہایت
 چالاکی اور جلدی سے دشمن پر گولیوں کی بارش شروع کی
 جس سے غنیم کا منہ پلٹ گیا۔ اور اکثروں نے اپنے کو
 مذی مین گرا دیا۔ چونکہ پانی عمیق تھا بہت سے افغان
 غرق ہو گئے۔ بعض پانیر اور ۲۹ پنجابی پلٹن سے مارے گئے

اوسوقت برابر حال معلوم نہیں ہوا کہ غنیم کے کہ قدر لوگ

مارے گئے۔ لیکن دوسرے روز جہاڑے مین ^{انہیں} ۴۹

اور ندی کے کنارے ۲۶۔ اور اتالیس تھپرون مین اور

چھ ایک پہاڑ پر دکھائی دین۔ ندی مین کتقدردو بے

اون کا شمار نہیں معلوم ہوا۔ جسوقت کہ رائل آیرش نے

حملہ کیا اوسوقت (گیا ٹلنگ گن) بھی سیدھی طرف سے

بڑے زور شور سے چلائی گئی تھی (گیا ٹلنگ گن) ہندو

ہی جہین ڈیر سوکار طوس ایک وقت کُندے کے خزانہ مین

بہر دیتے ہیں۔ اور غنیم کی طرف منہ کر کے ایک چرخ کو

زور سے پہراتے ہیں۔ اور اس بندوق علی الاصل

گولیان چلتی ہیں) یہ بندوق جب غنیمت حلقہ کرے اس کے

روکنے کو بہت بجا آمد ہوتی ہے۔ دو گائنگ گز حکم

لفٹ کلبو کے آگے بڑھانے کو حکم ملا بھر دسا منے آجے کے

پہاڑ پر سے ایک شخص نے گولی چلائی وہ لفٹ کلبو کے

گردن میں لگی۔ اور تھوڑی سیچے کی طرف جا کر منوڈ ہے

میں رہ گئی۔ لفٹ مذکور اب تک اچھے ہیں۔ لیکن

گولی جسم میں سے نکالی نہیں گئی۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے

کہ اگر گولی نکالنی کا ارادہ کریں گے تو شاید انکی زندگی بچے گی

کیپٹن راڈ فرڈچوختی پنجاب انفنٹری کے بائین طرف جہاتی
 مین گولی لگی لیکن اتفاق سے شش اور جگر محفوظ رہا۔
 اور گولی پشت کی طرف نکل گئی وہ اب تک چھپا ہین۔ اور آ
 کہ زندہ رہین گے۔ اور پلٹنوں کے جوان مار گئے او
 ۹ زخمی ہوئے۔

کیپٹن بیل صاحب کا مارا جانا
 جبکہ رائل آرٹش اور پانیراڈونس کر رہی تھیں۔
 کیپٹن بیل صاحب یا بوپر سوار سو کر آگے آئے۔ اور چال
 حکم دیا۔ وہ ایک نالہ مین بھنچ کر یا بو سے اترے او

جوانوں کو کہا کہ اپنے کونالہ اور تھپڑن میں چھپ کر

غیر کریں سڑاک صاحب کا ہڈنگ پائیر کے بھی اسے سڑ

ہو گئے تھے۔ انھوں نے پہلی صاحب کو آواز دیا اور

دیکھو آگے نالہ کی طرف دشمن ملکر حملہ کرتے ہیں۔ توجہ

کیسٹن پہلی صاحب آج یا بوپر سوار ہو کر مع لیٹن کے جوائے

آگے بڑھے۔ اس وقت ایک گولی پہلی صاحب کے لگی

جس سے اونکا یا بو گر گیا۔ اس عرصہ میں دشمن اوپر

آن کرے۔ لفٹنگلبرٹ صاحب جو کہ دوسرے حال

دیکھ رہے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ غنیم کے چھوٹے

کیپٹن ہیلی صاحب کو مارنے میں شریک تھے۔ انکا خاں
 یہ خیال تھا کہ انکو جان سے ایکدم نہ مارنا لیکن حسبِ ممکن
 کٹڑے ٹکڑے کر کے چھوڑ جانا۔ چنانچہ وہ وار تلوار کے
 ان کے سر پر اندازاً ۲۰ انچہ گھرے لگے تھے۔ یہ سید
 بات کی دو انگلیاں اور بائیں بات کی چار انگلیاں صاف کاٹیں
 اور کھنہ میں سے ایک بات بھی کاٹ ڈالا۔ دو جوان
 رائل ایرش کے انکی طرف دوڑا اور انکو اٹھالائے
 ڈاکٹر صاحب نے آکر دیکھا ہیلی صاحب زندہ تکلیف میں
 خون بہت جاری تھا۔ حسبِ ممکن تھا انکی حفاظت کی گئی

وقت زخمی ہونے سے تین گھنٹہ زندہ رہ کر قریب پانچ بجے کہ

بیلی صاحب نے انتقال کیا۔ یہ بے خلیق اور لاپرواہ شخص

انکے انتقال کا سبکو نہایت افسوس ہوا۔ جنرل گاتو

صاحب نے دوسرے روز کیپٹن بیلی صاحب کے واسطے

جنرل آڈر تحریر کیا۔ جو ذیل میں درج ہے۔

کیپٹن بلی صاحب کے مارے جانے جنرل صاحب نے

جو جنرل آڈر تحریر کیا اور اس کا ترجمہ

جو افسوس اور رنج مجھ کو کیپٹن بلی صاحب سنٹ کو اڑا سٹر جنرل کے

مارے جانے سے ہوا غیر ممکن ہو کہ اس کا اظہار ہو سکے۔ ان کا

بہادری اور دلاوری سے صف جنگ میں مارا جانا ان کی بڑی

جرات اور بہت پر دلیل ہی۔ جس کے کیٹن ہیلی صاحب

ملاقات تھی وہ جان و دل سے ان کو چاہتا تھا۔ ان کو جو

کہ وقت لڑائی کے لگے ظاہر ہے کہ کس بے خوفی اور

دلاوری سے انھوں نے دشمن سے مقابلہ کیا۔ اور

ایک عرصہ مثال اپنی بعد بہادری کی اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔

وہ ایک میرے دلی دوست تھے۔ اور ہمیشہ نیک صلاح

دینے والے افسر تھے۔ مجھ کو یقین ہے کہ میرے اس

رنج اور افسوس میں سب فوج کے بہادر شریک ہوں گے۔

رجنیل اڈر طرف سے کمانڈنگ آفسر کے
 اظہارِ تاسف صوبیدار میجر چتر سنگہ کے راجا
 کمانڈنگ آفسر اپنا نہایت افسوس چتر سنگہ صوبیدار بہادر کے
 مارے جانے کا بظاہر کرتے ہیں۔ صوبیدار موصوف ایک بڑے
 وفادار اور بہادر اور لائق عہدہ دار تھے۔ اور اس بڑے
 بہتر کرتے وقت کمانڈنگ آفسر کو ان سے بہت کم
 ملی تھی۔ مگر یہی ایک بات کمانڈنگ آفسر صاحب کو ٹھیک
 دلاتی ہے کہ صوبیدار میجر چتر سنگہ ایک سپاہی کی طرح
 مرے۔ یعنی صفِ جنگ میں بہادرانہ طور پر مارے گئے

۴۲
کرنیل کروک شانک کا زخمی ہونا

۹۔ اکتوبر کو کروک شانک صاحب کانڈنگ لفٹ کا کم

انٹسویں فلیٹ اور دو توپین خچر باٹری کے ہمراہ ہیکر

(رکافی سانس) یعنی حالت زمین اور دشمن کا حال دیکھنا

کرنیل کے واسطے جب مقام کنھڑ کی طرف بڑھے

سامنے کے پہاڑوں میں غنیمت کی فوج پوشیدہ تھی جسے

کہ اس کے نزدیک پہنچے کھارگی اوپر سے گولیاں چلنا

شروع ہوئیں قیاس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے پاس

اسٹانڈرٹ اور مارٹنی ہنری بند وقین ہیں۔ اکثر لوگوں کو

یہ بات سنا کر تعجب ہو گا کہ ان وحشی لوگوں کے پاس اسٹارٹر اور
 ہنری مارٹنی بند وقین کچھ سوائے انگریزی فوج کے دوسرے
 پاس نہیں کہاں سے آئیں۔ دریافت کرنے سے
 معلوم ہوا کہ لارڈ میو صاحب کے وقت میں امیر سیر
 والی کابل کو کسی ہزار اسٹارٹر بند وقین دیکھیں تھیں اور
 امیر محمد یعقوب خان نے جبکہ شہ عیسوی میں انگریزی
 فوج سے مقابلہ کیا تھا۔ تب امیر کی تمام فوج کے پاس
 علی مسجد پر وہی اسٹارٹر بند وقین تھیں۔ جبوقت
 علی مسجد پر لڑائی ہوئی اور افغانوں کی فوج تاب مقابلہ

نہ لاکر شکوہ فرار ہوئی۔ اطراف و جوانب کے وحشی افغان جبکہ

لڑائی کی خبر سنکر جمع ہو گئے اور انھوں نے خود اپنی ہی قوت کے

لوگوں کو جو کہ فوج سے فرار ہو گئے بندوق اور کارطوس

اور شاید ایک سر کے باندھنے کی لنگی اور پرانی میلے کرتے

کی طرح سے مار ڈالا۔ اور سیکڑوں بندوقین اس طرح

لین۔ کارطوس جب قدران لوگوں کو ملے ہیں غصے سے

اسی روز کے واسطے رکھتے ہیں کہ مقابلہ کے وقت

کام آوین۔ شکار کا اس فتح کو شوق نہیں ہے۔ اور

یہی قسم کا شکار سن جنگل میں ہی۔ جو کارطوس صرف میں آوین

علاوہ اسکے کابل میں بھی سٹائڈ ریل اور دوسری برج ڈو
 بند و قون کے کارطوس بنتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی بوطر
 بارود گولی اور کارطوس لے آتے ہیں۔ سوا اسکے سچر
 جسقدر انگریزی فوج کی چھاؤنین مثل پشاور۔ اپٹا باد۔ شہرہ
 آگہی وغیرہ کی ہیں یہ لوگ ان چھاؤنیوں اکثر انگریزی
 سپاہیوں کی بند و قین چپ کر لیا جاتے ہیں۔ یہاں
 تمام اسٹیشنوں سے سپچاس بند و قین جو پری جانکی ٹرک
 رپورٹ ہوتی ہے۔ اس قوم کے چور لوگ سوا اوپنڈی کی
 چیزوں کو چھوڑ کر بند و قون کو چراتے ہیں۔ اور یہ

سماعت میں آنا کہ بعض بد رویہ سپاہی اپنے رفل افغانوں کی جگہ

سوڈیٹسورویپے کو بیچ بھی دیتے ہیں۔ اور پھر سرکار میں

بندوق چوری جانیکی رپورٹ کرتے ہیں۔ بہر حال اس

قوم کے پاس ہنری مارٹنی کم اور اسنائڈر بندو قین

بہت ہیں توڑے دارا و چھاتی بندو قین ہی اکثر رکھتے ہیں

بعض وقت جو کوئی افغان مارا گیا اس کے پاس دو بندو قین دیکھنے

میں آئیں اسنائڈر اور دوسری توڑیدار یا چھاتی۔ اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ خیال کم ہونے کا رطوس برج لوڈ کے یوگ

دوسرے منہ سے بھر کی بندوق بھی اپنے پاس رکھتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب کرنیل کروک شاکپر اوپر سے
 افغانوں نے گولیاں چلانا شروع کیا اور وقت ایک گھنٹہ
 کرنیل صاحب موصوف کے گھٹنے میں لگی۔ اتفاق سے
 ہڈی نہیں ٹوٹی لیکن چونکہ گھٹنے کا زخم بہت برا ہوتا ہے
 انکو اٹھا کر ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو لگئے کرنیل صاحب کے
 زخمی ہونے سے وہاں کا انتظام بگڑ گیا۔ اور ملین کو اس
 مقام سے واپس ہونا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے زخم کو خوب استنجا
 کر کے بیان کیا کہ ہر چند زخم برا ہے لیکن ہڈی بالکل ثابت ہے
 امید ہے کہ زخم جلد صحت پذیر ہوگا۔

ہیملسنی کانڈرائچ آف انڈیہ نے فوج کو فورتہ کالم کے
 مبارکباد کا تار دیا کہ انکو جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی
 اور کیپٹن ہیلی صاحب ڈپٹی اسٹنٹ کو اٹریاٹر جنرل اور
 صوبیدار سمبھرت سنگھ اور دوسرے لوگوں کے مارے جائے
 اور زخمی ہونے پر اظہار تاسف فرمایا۔

ہیملسنی ویراے نے بھی اسی طرح مبعرفت میٹر میٹر کے
 تار دیا اور کرنیل کروک شانک کی مزاج پر سی فرمائی۔
 ایک ورگنگ پارٹی پچاس جوانوں کی پہاڑ پر راستہ
 بنا رہی تھی کہ یکایک انداز پچاس ساٹھ افغانوں نے

پہاڑوں سے اوس کے قریب آ کر بند و قین چلائیں صرف

تین جوان ۴۵ نمبر کے پلٹن کے مار گئے۔ اور ایک جوان

زخمی ہوا۔ اس پارٹی نے بھی جلدی دشمن پر فریاد و ادائیگی

اون کی طرف کے کرے باقی فرار ہوئے۔ اب ان فغانوں نے

یہ شیوہ شروع کیا کہ سب جنگل میں منتشر ہو گئے۔ اور پہاڑوں

چوٹیوں پر چڑھ کر تاکنے لگے جب کوئی چھوٹی ٹکڑی فوج کی

علحدہ جاتی نظر آتی یا کبھی ایک آدمی فوج سے علیحدہ ہوتے

تب اون پر آ کر گرتے اور مار لیتے۔ ساکے جنت کی چند

کمپنیاں جس وقت کہ کہنا ٹھیک کرتی ہوئی بڑھتی تھیں اندازاً

وٹیر سو جوانوں نے دشمن کے یکایک اونپر فیرنا شروع کیا۔

ایک سرجن کی ران میں گولی لگی۔ اور دو جوان اور زخمی ہو

لیکن کوئی جان سے نہیں ہوا۔ اسی روز چودھویں سیکڑ

ریٹ کالم کی جب بطور اڈولنس پارٹی کے آگے بڑھتی تھی۔

تب کچھ دشمن کی فوج دکھلائی دی اور ہونٹے اونپر فیر کیا۔

وہ مقابل ہوئے طرفین سے لڑائی ہوئی۔ لیکن افغان

پہاڑوں میں چھپے ہوئے تھے۔ وریہ لوگ نیچے

سکھوں کی پلٹن کے جوان افغانوں کو صاف نظر آتے تھے۔

اور افغان پہاڑوں اور جہاڑیوں میں اپنے کو چھپاتے تھے۔

اس لیے غنیم کے بہت کم لوگ ضایع ہوئے۔ تین جوان
 سکھ پلٹن کے اسی جگہ مارے گئے اور چند زخمی ہوئے
 یہ زخمی لوگ فیلڈ ہسپتال کو مقام اگلی مین وائے گئے۔
 ایک جوان جسکے پہلو مین گولی لگی تھی راستہ ہی مین گیا۔
 اور پانچ جوان زخمی ہسپتال کو پہنچے ایک اون مین سے
 بھی بالکل قریب المرگ تھا۔

۹ تاریخ کو اڑھائی سو جوان اور دو میولانٹری (یعنی خجرو توپخانے)
 کی توپن سڑی ہی کی طرف روانہ کی گئیں کرنیل گیائی ٹی کیا گیا اور
 کیپٹن چارلی برن (ایڈیٹنگ لارڈ ڈفرن) کے جو کہ

جنرل صاحب کے اردلی افسر تھے یہ لوگ سات بجے گئے

روانہ ہو کر نو بجے پہاڑ کے نیچے پہنچے۔ ان افسروں کو یہ

حکم تھا کہ ٹیڑھی کی طرف فوج کو بڑھاویں اور اوپر قبضہ کریں

اور اس کو جلاویں۔ قریب گیارہ بجے کے سہیو گراف سے ان

لوگوں نے جنرل صاحب کو خبر دی کہ غنیم کی طرف سے کوئی شخص

ہمارے مقابلہ میں نہیں آیا۔ ہم لوگ یہاں پر پہنچے اور گاؤں کو ہم نے جلا دیا۔

۹ تاریخ کو شام کے وقت یہ خبر آئی کہ کچھ فوج

غنیم کی مقام کھنڈ میں جو پہاڑ کے نیچے اندازاً بارہ میل پر

ہیڈ کوارٹر سے واقع ہے جمع ہے۔ چنانچہ جنرل صاحب نے

یہ حکم دیا کہ سوجوان خمیری پلیٹن دوسو ۵۴ سکتے تین سو یورپین ر

(سافک رجنٹ) سو پانیر کے زیر حکم کرنیل اوگریڈی ہیلی صاحب

کل صبح کو روانہ ہووین۔ اور کھنڈ کا محاصرہ کریں۔ اور

اوسکو اپنے قبضہ میں لاوین۔ کپٹن ڈسٹرن صاحب

(ایڈیٹنگ جنرل کوین صاحب) تمہیں یہ صلح کی کہ خبر

اجازت لیکر فرنٹ کالم کے ساتھ چلنا چاہیے ہمنہ خبر

اگے جانے کے لیے درخواست کی صاحب معزے

کرنیل اوگریڈی ہیلی صاحب کے ساتھ ہمیں جانے کے واسطے

اجازت دی۔ چونکہ مقام کھنڈ کو جانا اور بعد لڑائی کے

اُسی زولس آنا دشوار تھا لہذا فوج میں یہ حکم دیا گیا کہ ہر شخص
 تین وقت کا کھانا اور کچھ اوڑھنے بچانے کے واسطے اپنے
 ہمراہ لے۔ ہم نے بھی مثل دوسروں کے کچھ بٹ
 اور گوشت بریان اپنے تھیلے میں (جسکو ہاورساک
 کہتے ہیں) رکھ لیا۔ اور ایک آدمی جو ہم دونوں کے
 اسباب لیجا کے لیے ملا تھا اسکو بلائٹ حوالہ کر دیے
 تاکہ شب کو کام آدین۔ سات بجے صبحکے ہیڈ کوارٹر سے
 فوج روانہ ہوئی یہ مقام ہماری جگہ سے آٹھ ہزار فٹ نیچا تھا
 قابل تین گھنٹہ تک فوج نیچے اترتی رہی۔ جب گھنٹہ دو سے

دکھلائی دیا تب کرنیل صاحب نے فوراً سہو کو روک دیا۔ او
 آپ دو رہن سے بخوبی چار طرف دکھل کر اپنی فوج میں چھپ گئے۔
 سید بے ہاتھ کی طرف کرنیل و اٹرنیلڈ صاحب کا ہڈنگ اسکیم پلٹن
 مع سوجوان خیبر پھل آورد و سوجوان سنک جھنٹ کے
 پچاس جوان ۴۵ سکیم پلٹن کے بیچین دو توپین خجریاڑی کی
 سوجوان سنک جھنٹ پچاس ۴۵ سکیم پلٹن کے ہاتھ میں
 پچاس پانیر پچاس جوان خیبر پلٹن سوجوان ۴۵ سکیم پلٹن کے
 زیر حکم کیٹن واڈس صاحب کے دیے گئے۔ ان سب کو یہ
 ہدایت دی گئی کہ ریٹ کالم سید ہی طرف سے مقام گھنڈ کے

سید ہاجا دے اور لفٹ کالم بائیں طرف۔ اور یہ

دونوں کالم ایسے قدم سے جاویں کہ برابر ایک وقت میں

مقام مذکور پر دونوں طرف سے حملہ آور ہوں۔ درمیان کی

فوج مع دو توپوں کے سیدھی سائیڈ کو جاو اور گاؤں

مذکور پر گولہ اندازی کرے جب گاؤں اپنے قبضہ میں آجائے

تب سب گھروں کو آگ لگا دیں لیکن عورت اوپر کی

بالکل نہ چھیڑیں قسم زراعت وغیرہ سے جو چیز ہو اسکو

نہ جلا دیں جب یہ ہدایت سب نے بخوبی سمجھ لی تب تینوں کالم

اپنے اپنے افسروں کے حکم میں روانہ ہو راقم کرنل صاحب کے

ہمراہ سترکالم کے ساتھ تھا جب ہاکالم آخر پہاڑ پر پہنچا
 تب سب جوانوں نے پتھر اور درختوں میں پکڑ چھپایا۔ او
 توہین گاؤں کی طرف لگائیں۔ گاؤں اس جگہ سے
 گیارہ سو وار تھا۔ گاؤں کے مکانات اور آدمی ہکونجوں
 نظر آتے تھے۔ کرنیل صاحب نے حکم دیا کہ سب افسر دھڑپے
 دیکھیں کہ عورتیں اور بچہ گاؤں میں ہیں یا نہیں۔ ہمنے
 بہت دیر تک دیکھا لیکن کوئی عورت اور بچہ گاؤں میں
 نظر نہیں آیا۔ ہمارے ساتھ دو تین آدمی اس جگہ کے
 تھے انھوں نے بیان کیا کہ جب انگریزی سرکار کی فوج نے

اسطرف چڑھائی کی تب تمام پہاڑی لوگوں نے اپنی عورتیں بچے

انڈس ندی کے پاس واناہ کر دیے۔ اور اپنے جانور بھی

اون کے ہمراہ بھجوا دیے۔ اور جو قسم غلہ سے اون کے

گاؤں میں موجود تھا سب کو کسی محفوظ جگہ جنگل میں دفن کر دیا۔

اور فقط جوان آدمی جو لڑنے کے قابل تھے وہ گاؤں میں

رہ گئے ہیں۔ کھنڈ ایک بڑا گاؤں پہاڑ کی نصف بلند

واقع تھا۔ اور بستی کی دو جگہ پر آبادی تھی۔ ایک گاؤں

نیچے۔ اور دوسرا گاؤں اندازاً تین سو وار اور پر دھیا

ایک بڑا برج تھا۔ جب گاؤں والوں نے فوج کو دور سے

آتے دیکھا تب اکثر نے گاؤں خالی کر دیا اور اطراف کے
 پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے بعض لوگ برج پر بندوقین لے لیکر
 بیٹھے گئے غرض کہ جب لفٹ کالم آگے بڑھا دو نون طرف سے
 بندوقین چلنے لگیں سنٹر میں سے بھی تو پین سر ہوئیں۔
 اندازاً ڈیڑھ گھنٹہ تک طرفین سے بندوقین وغیرہ کے
 فیر ہوئے۔ لیکن افغانوں کے پاس منصفہ سے بھرنے کی بندوقین
 بعض پھولدار اور بعض توڑیدار تھیں۔ دور سے۔
 اونسے زیادہ نقصان متصور نہ تھا۔ اور انگریزی فوج کی
 ہنری مارٹنی اور اسنائیڈر ہزار بار ہووا تک کام

کرتی تھیں تیرہ آدمی افغانوں کے مار گئے۔ اور چند آدمی

رنجی ہوئی تب گاؤں اور پہاڑ کی چوٹی پر جو لوگ کہ تھے

وہ سب پہاڑ کی دوسری طرف فرار ہوئے۔ اور زخیر پلٹن

نے دو طرف سے باجا بجاتے ہوئے حملہ کیا۔ تھوڑی سی

دیر میں گاؤں پر قبضہ ہو گیا۔ دونوں کالم گاؤں میں

داخل ہوئے۔ اور چار طرف سے آگ لگانا شروع کیا

ایک گھنٹہ میں سارے گھر مشتعل ہو گئے۔ اس گاؤں میں

شہد بہت تھا سو لہجروں سے جبقہ رکھایا گیا انھوں نے

کھایا۔ اور بہت کچھ اپنے ساتھ لائے۔ خیر پلٹن کے جوان

ایک منہ دہونکا اور کچھ گائے بھیسین بھی کپڑے لائے تھے

تین بجے کے دو نوں کا لم مقام کھنڈ کو تاراج کر کے وہاں

پھرے۔ اور پانچ سڑھی گاؤں میں جو ایک قبیلہ کے

جلایا گیا تھا پھنچے شبکو فوج نے اس جگہ مقام کیا۔

کیٹن دسٹر صاحب کے ساتھ ایک آدمی تھا اس نے

گوشت میں آلو پکا کر رکھے تھے۔ ہمنے آگ کے پاس بٹھکر کچھ

گوشت کھایا۔ اور بعد ازاں اپنے روالو اور بندو

کا رٹوس بہر کر اپنے بازو پر رکھ کر بلانکٹ بچھا کر سو رہا چونکہ

تمام دن ساڑھ نوپر ٹہنا اور اتنا رہا تھا شبکو خوب آرام نیند آئی

علی الصباح ایک ایک پیالہ چائے کا بے دود کے ہکھلا

اب ہر چند کہ پھر آٹھ ہزار فٹ بلند پھاڑ پر چڑھنے کو دل

نہیں چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ کھانے پینے کا کچھ اسباب ساتھ

ضرور رہا کہ ہڈی کو اڑا کر واپس آ جاوین۔

ساڑے ساٹھ بیڑی سے روانہ ہوا اور ساڑے گیارہ

پہاڑ کی چوٹی پر جس جگہ کہ ہڈی کو اڑا تھا پہنچے۔ پلٹن کے جوانوں

ہمیشہ یادہ پہر کی عادت ہوتے ہیں لیکن یادہ بلند پر چڑھنے سے

وہ بھی بالکل تھک جاتے تھے۔ جنرل صاحب لفٹ کا کم ملاحظہ کو

گئے تھے شام کو واپس آئے۔ شام کے ساٹھ بجے اگلے کے ساتھ

ڈنر کھایا۔ جنرل مکوین صاحب چونکہ نہایت سپاہیانہ

مزاج افسر ہیں ان کی خاص یہ رائے تھی۔ کہ خود مع اسٹاف

بالکل مشل اور فوج کے لوگوں کے رہیں۔ ورنہ ممکن تھا

کہ خود جنرل صاحب اپنے لیے ایک خمیہ ہمراہ رکھتے یا کھانڈ

اسباب درستی سے ہوتا۔ بخلاف اسکے بہادر معرکا

بستر مشل اور سپاہیوں کے تھا۔ کھانے وغیرہ کی کیفیت تھی۔

کہ صبح کو چائے یا کوکو بے دود کے پلتی تھی۔ اور جب کھنٹ

کیا میپ میں کھانیکا اتفاق ہوتا تو ہر اسٹاف افسر اپنی

ایک رکابی اور چھری کاٹھا ساتھ لاکر ایک حلقہ میں بیٹھ

بیٹھ جاتا اور باورچی قسم اسٹو سے یعنی گوشت گائے اور کبری

اور مرغی کا اور آلو ایک جگہ بڑے دیگے میں پکا ہوا ہے سا

لاتا اور شخص اپنی اپنی رکابی میں دیکو بقدر ضرورت نکال کر

کہاتا تھا۔ کبھی کبھی مٹن چا پ بھی دیا جاتا۔ علیٰ ہذا القیاس

دُڑ بھی اسی طرح سات بجے شب کو ایک جگہ بہت اگشن

کردی جاتی تھی۔ ادب لوگ مع جنرل صاحب کے اگ کے

نزدیک جا کر زمین پر بیٹھ جاتے اور وہی کھانا جو اوپر بیان کیا

شکو بھی پکایا جاتا کھایا کرتے۔ شراب جو کہ سب

سولجروں کو قسم روم سے ملا کرتی تھی وہی فرنگوں کو وینسٹر ^{کبھی}

ملتی تھی۔ دراصل یہ ایک بڑا فوجی اصول ہے کہ

جب سپاہی جنگ میں سختی کے وقت اپنا ہاتھ

افسروں کی گرزان بالکل اپنے موافق دیکھتے ہیں انکو

ہمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کوئی سختی کھانے پینے

سردی اور گرمی برف و باران کی اون کو معلوم

نہیں ہوتی۔

شہر بیون تارنخ کی صبح سے کچھ تھوڑا سا ابر آسمان پر

نظر آیا اور ہوا معمول سے زیادہ شہر معلوم ہونے لگی۔

سامنے کے پہاڑوں پر دور دورہ ہوا ان ساد لگا۔ آدھے

۶۶
 دیکھ کر ہمارے کیا مپ میں جو افغان لوگ تھے اُنہوں نے
 کہا کہ یہ برف کی علامت ہے آج برف ضرور گرے گی یہ
 دیکھ کر تمام فوج میں گر بڑ ہو گئی۔ جنرل صاحب نے حکم دیا
 کہ سب جوان اور افسر اپنے اپنے بسترون پر کچھ سا کر لیٹیں
 چنانچہ اکثر بون نے نموم جامہ اور کملون کو اپنے بچھونپر
 بطور پال کے ایک لکڑی سیچمن لگا کر کھڑا کر لیا۔ اور
 بعض جوانوں اور افسروں نے درختوں کی ڈالیوں اور
 پتوں سے اپنے اوپر آسرا کیا۔ غرض کہ تمام فوج نے آسے
 جلدی اور فکر سے یہ کام کیا کہ تین بجے شام تک فی کھلہ

۶۷
سبہوں کو اپنی حفاظت سے اطمینان ہو گیا۔ چار بجے

شام کو سب اطراف کے پہاڑوں پر ابر محیط ہوا ہوا تھا

سرد ہو گئی۔ جب اس ملک میں پانی کی آمد ہوتی ہے

تو سیاہ ابر اور پانی پڑتا ہوا اپنی طرف آتا نظر آتا ہے۔

لیکن برف کے ابر میں سیاہی نہ تھی۔ بلکہ کچھ دھواں سا

مائل بہ سفید سی۔ اور کبھی کبھی دوڑا یا معلوم ہوتا تھا

کہ لاکھوں روئی کے گالے آسمان سے ہوا میں نیچے اڑتے

ہوئے آتے ہیں۔ غرض کہ برف برسنی کے قبل ایک عجیب

غریب کیفیت نظر آئی جو کبھی آگے دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔

اول شمالی پہاڑوں پر برف باری شروع ہوئی۔ اور جو ہوا

کہ اوسط طرف سے آتی تھی وہ نہایت سرد تھی۔ جب قدر کہ

فلاہین اور اون کے کپڑے ممکن ہوا میں پھنکراؤ پر سے

پوستین بھین لیا لیکن سردی وقت بوقت زیادہ ہوتی

جاتی تھی۔ اس سبب بہت خوف معلوم ہوا کہ جب

برف پڑنے کے قبل یہ حال ہی تب برف پڑتے وقت

کیا ہوگا۔ ایک صاحب جو اس موسم سے واقف تھے

اوغھونے کھا کہ یہ سردی جب ہی تک ہی جب تک کہ برف

شروع نہیں ہوئی جب برف پڑنا شروع ہوگی سردی خود بخود

کلم جاو گی کیونکہ ہوا جو برف کی طرف سے آتی ہے اوسمین سرچکا
 بہت گزند ہوتا ہے۔ غرض کہ ایک آدھ گھنٹہ میں ہمارا پہاڑ
 برف برسنی شروع ہوئی۔ اور تھوڑی دیر میں سب مین
 سفید ہو گئی۔ بچھونے کے اوپر جو چادرین لگائی گئی تھیں ان پر
 بہت برف جم گئی مین نے تھوڑی سے برف اہموم جا
 چادر پر سے لیکر دیکھی تو وہ اس قدر سخت تھی جیسی کہ مشین سے
 جائی جاتی ہے یا آسانی برف اپنے ملک میں ملتی ہے بلکہ
 یہ نرم تھی جیسے کہ (ایس اسکریم) جائی جاتی ہے
 جب مینے اسکا باعث یہاں کے لوگوں پر چھاتیاں بھونکنے

کہا کہ یہ برف غیر موسمی ہے۔ اور ہوا میں ابھی ایک گونہ
 گرمی باقی ہے۔ اس لیے برف نرم کرتی ہے۔ اور جلدی سے
 پگھل جاتی ہے۔ جب کہ موسم سرما میں ہوا خوب
 سرد ہو کر برف پڑتی ہے تب برف میں سختی ہوتی ہے
 اور مہینوں نہیں بگلتی۔ بلکہ جس پہاڑ پر ہمارا سہیڈ کو اڑکٹیا
 کھتے ہیں کہ موسم سرما میں یہاں دس دس اور بارہ بارہ ^{فٹ}
 اونچی برف جمی رہتی ہے۔ اور کسی شخص کا گذر اس طرف ممکن
 نہیں ہوتا۔ جب ہمارے پہاڑ پر برف باری شروع ہوئی
 تب یکایک سردی کم ہو گئی۔ اور وقت میں نے خیال کیا

کہ سب جسم کو تو بہت سردی نہیں معلوم ہوتی تھی لیکن
 ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں اور ناک کو ایک عجیب قسم کی سردی
 معلوم ہوتی تھی جس کا بیان نہیں ہو سکتا قریباً گھنٹہ کے
 برف پڑتی رہی بعد کو کم ہو گئی۔ مجرد برف موقوف ہوئے
 سردی نہایت شدت سے ہوئی۔ مین نے خوب گرم کپڑے
 اور چار پائتا بے ایک پر ایک پھن اور بڑا پستین بھینکر
 ایک رضائی اور دو گرم بلائٹ اور ڈھکڑے سوٹا بے بھی۔
 بار بار سردی سے آنکھ کھل جاتی تھی۔ میری ہمراہی میں
 ایک خواجہ امین الدین اور ایک آدمی سی پر محمد تھا۔ خواجہ امین الدین

کثرت محنت اور شدت سردی سے بنجار اور دولی بیاری
 ہو گئی جس سبب سے اون کو واپس کرنا پڑا۔ دوسرا ایک آدمی
 جو میرے پاس باقی تھا ہر چند کہ میں نے اسے بخوبی کریم
 اور پوستیں دلایا تھا۔ لیکن برف پڑنی کی رات جب صبح کو
 میں اُٹھا۔ اور کافی بنانے کے لیے اُسے اُٹھایا تو وہ ایسا
 بے حس و حرکت پڑا تھا میں نے خیال کیا کہ یہ راکھ اٹھ کر رہ گیا
 بہر حال جب بہت ہلایا تو یہ آدمی شکل اُٹھا اور دیر تک
 بیکار رہا۔ جب آگ کے پاس گیا ہاتھ پاؤں کو خوب کا
 تب اس میں دم آیا تمام فوج کو اس ات کثرت سردی سے

۷۳
نہایت تکلیف ہوئی سنتری لوگ جو پھرون پر تھے اون کا
نہایت برا حال رہا۔

دوسرے روز صبح کو جنرل صاحب ریٹ کالم کے حلقہ کو
تشریف لے گئے یہ کالم کرنیل سم صاحب کا منڈگٹ پنجم گورکھا
کے زیر حکم تھا۔ کرنیل صاحب مغر جنرل صاحب کو اون
مقامات کے بتلا کر لیکے جبکہ کہ انکے کالم سے او
غنیم سے مقابلہ ہوا تھا۔ اور اس لڑائی کی خلاصہ کیفیت
جنرل صاحب کو اب تک نہیں بھنچی تھی اس کالم میں بائیس ہزار
اور پنجم گورکھا ملٹن اور تہرڈ سکہ رجنٹ شریک تھی یہ فوج

چٹیا بٹ پر پھنچی تب وحشی افغانوں نے پہاڑوں پر
 گولیاں چلانا شروع کیا ان کی فوج بھی اوسطوں کو
 فیر کرتی لیکن جھاڑ اور پھاڑ اور تھپسرون میں دشمن کے
 لوگ بالکل نظر نہیں آتے تھے اس لیے فیوزر لیو روپن پلٹن کو
 کرنل سم صاحب نے ایک پوشیدہ جائے کھڑا کیا۔ اور
 تیسری سکیم پلٹن اور گورکھا پلٹن کو بھی حکم دیا کہ اپنے کو
 پتھرون اور جھاڑوں میں چھپا کر فیر کرتے جاؤ
 افغانوں کو قیاس سے معلوم ہوا کہ فوج انگریزی سچکے
 نہایت تھوڑی ہے پس اون سب لوگوں نے اوپر

ایک جگہ جمع ہو کر سیدھا ان پلٹون چمکہ کیا۔ ^{تھو} حملہ

گو رکھا پلٹن اور تھرڈ سکھ پلٹن کی بند و قون سے

بھت لوگ مارے گئے لیکن یورپین پلٹن نے

بالکل فیر نہیں کیا جب تک کہ غنیمت بہت قریب نہ لگیا

اور نہ افغانوں کو یہ معلوم تھا کہ دوسری پلٹن ^{ہاں}

چھپی ہوئی کھڑی ہے۔ جب یہ لوگ بہت قریب

آگے تب یکایک فیوزلر جھنٹ نے اس چالاکی سے

اپنی ہنری مارٹنی سے فیر کرنا شروع کیا کہ دشمن کی

فوج کو سنہلنے کا موقع نہیں ملا۔ یکایک

۷۶
 گولیوں کی بارش اون کے سر پر برس نے سے
 اون کے پاؤں اوکھڑ گئے۔ اکثر مارے گئے۔ اور
 باقی دوسرے پھاڑوں کی طرف فرار ہو گئے۔
 سب آدمی اس کالم میں مارے گئے۔ غنیم کے
 قریب ساٹھ آدمیوں کے موے۔ اور بہت سے
 زخمی ہوئے۔ رات کو ریٹ کالم اسی جگہ اوترا۔
 جب سب فوج کھانے پکانے میں مشغول ہوئی۔
 اطراف کے پہاڑوں سے پھر افغانوں نے جمع ہو
 آگ کی روشنی پر گولیاں چلانا شروع کیا۔ اور قبل

صبح ہونے کے پہرہاڑوں میں چپ رہے۔ دوسرے

شب کو پہرہی معاملہ رہا۔ چنانچہ کرنیل صاحب نے بعد

یہ حکم دیا کہ سب فوج کے لوگ اپنا کھانا پکانا دن کو کر لیں۔

شب کو آگ روشن نہ کی جاوے۔ اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں

جوانوں کی سامنے کے پہاڑوں پر روانہ کر کے اون کے او

اپنی کپٹ نصب کر دیے۔ اور جوانوں نے اپنی حفاظت کے

خندقین کھود لیں یہ سب انتظام افغان دیکھ کر اندس ندی

پار چلے گئے۔ اب تین روز سے اس کیا مپ پر کسی

بندوق وغیرہ نہیں چلائی۔ برف کے خوف سے یہاں بھی

۷۸
فوج نے کچھ آسرا کر لیا تھا جنرل صاحب کیفیت سنکر

اور مقامات کا ملاحظہ کر کے بہت خوش ہوا اور فوج کی۔

نکار روائی کی بہت تعریف کی۔ قریب تین بجے کے

ہیڈ کوارٹر کیا مپ کو واپس آئے۔

ہیڈ کوارٹر سے دن کو اور لال ٹین سے شب کو پیام سنیں

بہت ٹھیک لی۔ ہر ایک کیا مپ کے درمیان تین چار میل کا

فاصلہ تھا۔ لیکن بذریعہ ہیڈ کوارٹر اور لال ٹین تمام

وقتاً وقتاً ہیڈ کوارٹر میں پھونچتی تھیں۔ اور جب قدر فوج بڑھتی

ٹینکرافٹ میں بھی لگائی جاتی تھی۔ لفٹ کالم زیر حکم خبر لگاتے

صاحب کے انڈس ندی پر سٹیڈ کو اڑکیا ہے قریب چوہ

میل کے تھا۔ اور راستہ پہاڑوں میں نہایت ہی

صعب المور تھا۔ کرنیل گائی کا صاحب اسٹنٹ

ڈپٹی کو اڑما سٹر جنرل کچھ ضروری احکام جنرل کو صبح کے

بالمشا فہر جنرل گالبرٹ صاحب کو سمجھانے کو کل صبح کو

روانہ ہوئے یہ صاحب چوہہ میل پہاڑوں میں شب فرا

طے کرتے ہوئے پیادہ گئے۔ اور چوہہ میل اُسی روز کو

گیارہ بجے واپس آئے۔ چند اس ملک کے پہاڑی لوگ

جواون کے ہمراہ تھے وہ بھی اونکا ساتھ دی سکے اچھے

رہ گئے۔ دوسرے روز کریل گیا ٹی کا صاحب بالکل

تندرست اور پھر نے چلنے کو آمادہ تھے۔

دسویں تاریخ ماہ اکتوبر کو جنرل مکوین صاحب نے یہ اشتہار دیا

کہ پسند رہوین تاریخ تک اگر مختلف قومیں وحشی افغانوں کی

مبطل حسن زئی و آکا زئی وغیرہ اگر رجوع نہ ہو جائیگی

اور سرکار نے جو شرطیں پیش کی ہیں اون کو قبول کرے گی

تو باقی گاؤں بھی جلا کر تاراج کر دیے جاویں گے۔ اور جب قدر

زراعت کھڑی ہوئی ہے وہ سب جلادی جاوے گی۔

یہ اشتہار اس ملک کے باشندوں کی زبانی سب افغانوں کو

جو کہ انڈس ندی کے دونوں طرف تھے بھجوا دیئے۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ ان افغانوں کے سر میں جو ایک قدیم

خط تھا کہ ہمارے پہاڑوں میں کوئی فوج نہیں آسکتے اور

اگر بالفرض آوے بھی تو نہ یہاں قیام کر سکتی ہے۔ اور نہ ایسے سخت

مقامات میں لڑ سکتی ہے۔ بہین خیالِ اول انگریزی کار

اس قوم نے بغاوت برپا کر رکھا۔ اور جو شرط سرکار نے

پیش کی اوسے انکار کیا۔ سرکار کی ایک شرط یہ تھی کہ

تمام ہلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) پر راستہ بنایا جاوے

اور جو سردار کریٹل پائی اور میجر ارام استرنگ کو ان

لوگوں نے مار ڈالا ہوا اس کی عوض میں سات ہزار روپے

جرمانہ یہ قوم داخل کرے۔ انگریزی سرکار کا یہ ارادہ تھا

کہ پہاڑ اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ سرکار کا خاص منشاء تھا

کہ یہ قوم جو سرحد پر واقع ہے انگریزی رعایا کو تکلیف نہ پہنچاؤ

اور جب کہ اس پھاڑ پر راستہ بن جاوے گا تب اگر کبھی

یہ قوم برسرِ بغاوت ہوگی تو بڑا فوج بہت آسانی سے

یہاں آکر ان کو تباہ دیکھیگی۔ جب اس اشتہار کی

افتادہ ہوئی اور انھوں نے جنرل صاحب کے پاس

کھلا بھیجا کہ ہم لوگ زرغہ آپ کے پاس دانا کرتے ہیں۔ ہر قوم

چند آدمی بطور وکالت کے جنرل صاحب کے پاس آئیں گے

اور سب امور طے کر لیوں گے۔ جنرل صاحب نے یہ امر قبول کیا۔

چنانچہ سولین تاریخ اکتوبر کو حسن کے قوم کا زر غنہ آیا اور

انھوں نے ہر طرح اطاعت قبول کی لیکن جرمانہ کے واسطے

لکھا کہ ہماری قوم اس قدر مفلس ہو کہ کسی طرح جرمانہ ادا کر
نہیں

طاقت نہیں رکھتی تب سرکار نے یہ تجویز کی کہ اگر نقد جرمانہ

نہ دے سکیں تو جانور اور قسم ہتیار سے جو داخل کریں گے

جرمانہ میں قبول کیا جائیگا اس امر پر فی الجملہ یہ لوگ رضی

ہوئے۔ اور ان لوگوں سے صلاح کرنے کے لیے واپس گئے

ایک وزشام کی وقت جنرل کو چیمبر مع اشفاق کے کیا مپ کے نزدیک

پہنچے تھے۔ ایک افغان تھمر کے نیچے چھپا ہوا بیٹھا تھا جبکہ

جنرل صاحب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اوس کے نزدیک پہنچے

تب اوس نے صاحب مغر پر بندوق چلائی۔ اتفاق سے

گولی نہیں لگی۔ وہ افغان بندوق چلا ہی فوراً پہاڑ کے

غار میں کود پڑا مگر اوس کا پہرہ تہ نہیں ملا۔ ہیڈ کو اڑ گیا

جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر مقام قائم گلی میں واقع تھا وہاں نیچے

مقام لوہی تک سوائے ہمراہی اسکا رٹ پچاس چالیں

جوانوں کے کوئی شخص تنہا آمد و رفت نہیں کر سکتا تھا

ہر دوسرے روز کھانیکا اسباب خجرون پر لاد کر چاں

جوانون کی ہمراہی میں اوپر کو روانہ کیا جاتا تھا۔ اور

دوسرے روز خالی خچر ہر جوانون کی ہمراہ بھجوائے جاتے تھے۔

اکثر ان لوگوں پر افغان گولیان چلاتے تھے۔ اور اگر

کوئی آدمی قافلہ سے علیحدہ ہوتا تو اس کو مار پلتے۔

جنرل چینا صاحب چودھوین تاریخ کو مع تھوڑی فوج کے

طرف کر ہون کے روانہ کیے گئے۔ کوئی غنیم اس طرف

مقابل نہیں ہوا۔

بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) کے جنوب کی طرف صواب

واقع ہیں۔ جناب مولانا اخوند محمد عبد الغفور صاحب

صوادی قدس اللہ سرہ جو کہ مثل آفتاب کے مشہور تھے

تھوڑا عرصہ ہوا کہ حضرت معجز دنیا سے پردہ فرمایا۔

اور اون کے صاحبزادے جانشین ہوئے۔ جو وقت کہ

انگریزی سرکار نے بلاک نوٹین پر فوج کشی کی اوست

تھوڑے لوگ باشندہ پلاسی کے (جو کہ ان لوگوں نے

ایام قدیم میں مقام ٹپنہ سے آکر یہاں بود و باش اختیار

کی ہے اور اس ملک میں سب دہائی کھلائے ہیں) نزدیک

صاحبزاد صاحب حضرت اخوند صاحب قبلہ کے گئے اور

ایسا عرض کیا کہ انگریزوں کی فوج ہمارے ملک کی طرف

آتی ہے پس ہم سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان پر جہاد کریں

آپ اور دوسری قومیں جو آپ کی مرید ہیں وہ سب ملکر ہمارے

شریک ہوں صاحبزادے صاحب نے بالاتفاق تمام علما کے

یہ بیان فرمایا کہ جہان تک ہم خیال کرتے ہیں بالکل جہاد

نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے کہ یہ ایک معمولی ملکی اور حدی

لڑائی ہے۔ اول بنیاد جنگ کی طرف سے خیال کرنا چاہیے

کہ انگریز لوگ یہ لڑائی کیوں کرتے ہیں۔ وہ لوگ تمہارے یہی

امور میں دخل نہیں دیتے۔ تم کو بھراپنے مذہب میں نہیں ملتا۔

ہماری مسجدوں کو مسما نہیں کرتے۔ ہمارے بزرگوں کے آثار کو
 نہیں چھڑتے۔ بلکہ انہوں نے خاص اس واسطے فوج کشی کی ہے
 کہ تم لوگ جو ان کی سرحد میں جا کر چوری کرتے ہو۔ او
 ان کی چند رعایا کو زبردستی تم لوگ پہاڑوں میں لے آئے
 اور چند مہینے ہوئے کہ تم نے بلا قصور ان کے دو مقرر سردار
 اور پچاس آدمیوں کو جان مار ڈالا۔ اب وہ لوگ اپنے سردار
 اور آدمیوں کے عوض خون بہا میں صرف آٹھ ہزار روپیہ جرمانہ
 چاہتے ہیں اور تم سے یہ اقرار مانگتے ہیں کہ آئندہ ان کے ملک میں چوری
 نہ کرنا اور ان کی رعایا کو جو امن و امان پہنچنا۔ اور تمہارا

پہاڑوں میں راستہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ اگر پہرہ بھی تم لوگ
 خلاف اقراری کرو تو اون کی فوج تمہاری تنبیہ کے واسطے
 آسانی آسکے۔ ان سب وجوہات کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں
 کہ تمہاری ہی وحشی قوم کا سراسر قصور ہے اور صاحبان انگریز
 جو اپنے دو مغرز سرداروں اور پچاس آدمیوں کے قبضہ کے
 خون کا قلیل خوبہا مانگتے ہیں وہ برسر حق ہیں۔ اگر تم لوگ
 انکے شرائط قبول کرو اور خون بھا دیدو تو وہ لوگ تم سے لڑتے
 بھی نہیں۔ ابھی واپس ہو جائے راضی ہیں یہ ایسی لڑائی ہے
 جس پر اہل جہاد کا فتویٰ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سرحدی جہگڑی

یاماں۔ یازمین پر جبکہ لڑائی ہوا اور جہن کسی قسم کا زہنی غلبہ نہ ہو

تب یہ دیکھا جاتا ہے کہ کونسی قوم راستی پرست ہو راستی پر

حق بجانب اوس کے کہا جاتا ہے۔ صاحبزادہ صاحبؒ

جب یہ بیان فرمایا تب وہ وہابی لوگ واپس ہوئے۔ اور

امدازاً دوسو آدمیوں نے قوم کا زنی سے اون کے شریک ہو کر

در بند کی لڑائی میں لفٹ کالم سے مقابلہ کیا۔ کیپٹن ہلی

انہیں لوگوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ جب ہلاک ہوئے

(یعنی کوہ سیاہ) کے باغی لوگوں کو برابر سزا ہوگی جو لو

برسر مقابلہ ہو وہ ہلاک کئے یا مارے گئے۔ اور ان کے اکثر گاون

جلا دیے گئے۔ آخر کو آکا زئی قوم اگر سرکار کے ساتھ جو
 ہوئی تب اوفیس تاریخ کو جنرل کوین صاحب نے یہ حکم دیا کہ کالم
 زیر حکم جنرل گالبریٹ صاحب کے در بند پرندی کی طرف رہے
 اور باقی فوج ایک وزلف پہاڑاوتر کر مقام کرے۔
 اور دوسرے روز بلاک نوٹین کے نیچے موضع تھنومین مقیم ہوئے۔
 چنانچہ بیس تاریخ کو جنرل صاحب مع اسٹاف فوج
 ہمراہی کے قائم گلی سے روانہ ہو کر سات میل پر موضع مانگا
 میں مقیم ہوئے۔ کیا مپ کی جاکہاں بالکل خراب تھی سب لوگ
 فرازمین پہاڑ پر اترے۔ اندازاً چار ہزار فیٹ ہم لوگ نیچے

اوترے ہون کے اس کیا مپ کے سامنے کے بلند پہاڑ چیر

برف ہمیشہ جمی رہتی ہے غروب آفتاب کے وقت نہا

خوش وضع معلوم ہوتے تھے آفتاب غروب ہونے کے وقت

پیلی پیلی دھوپ اون سفید پہاڑوں کی چوٹیوں پر عجب

طور کی کیفیت دکھلاتی تھی کہ جسا کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

سب لوگ گرم پوستین پھنے ہوئے اپنے اپنے سامنے آ

جلا کر کافی پیٹے ہوئے اُن پہاڑوں کو دیکھ کر صانع حقیقی

کی صنعت پر اقرار کرتے تھے کہ دنیا کے ہر پردہ پر نئی آب

ہوا۔ اور ہر ملک کی نئی فضا کھین بلند ہی ہے کہیں پستی۔

کھین میدان میں ویرانہ اور پہاڑوں میں بستی ہے
 سطح زمین اور ریگستان میں شدت گرمی سے آدمیوں کے
 سام سے پسمند جاری۔ اور بلند پہاڑوں کی
 چوٹیوں پر رطوبت و برودت سراسر تڑپنا بری۔
 ہر ملک کا نیا حال ہر سرزمین کی نئی چال۔ یورپین
 لوگ (سن سٹ اور سن رابرز) یعنی غروب آفتاب
 طلوع آفتاب کے تماشے کو بلند مقامات سے دیکھ کر بہت
 لطف اٹھاتے ہیں۔ غرض (سن سٹ) غروب
 آفتاب بڑے مزے سے سب نے دیکھا جب آفتاب غروب ہوا۔

تب اوس شب کو خوبی قسمت سے ایک اور نیا تماشا دیکھنے لگا

یعنی وہ شب چودھویں تاریخ کی تھی ماہتاب بڑی صفائی سے

آسمان پر نمودار ہوا۔ برف کے سفید سپر پہاڑ

چاندنی کے عکس کے گرنے سے اسے معلوم ہوتے تھے جیسے فاما

قدیر نے یہ قدرت سے چاندی کے پہاڑ ڈال کر بڑے بڑے جنگلی سرو

اور بلند درختوں میں رکھ دیے ہوں۔ اطراف میں چھوٹے

چھوٹے ٹیکرون پر مشرق و پلٹین جواوری ہوئی تھیں

سردی کے سبب ہر ایک سپاہی آگ جلا کر سینکنا تھا۔ یہ

ہزاروں جگہ آگ کی روشنی ایک نیا لطف دکھا رہی تھی۔

جیسے کہ کسی بڑے باغ کے علیحدہ علیحدہ تختوں میں ہزاروں
 اور لاکھوں چراغ اور شعلوں کی روشنی کی گئی ہو کہ
 قریب سات بجے کے چاندنی میں جنرل صاحب مع
 اسٹاف کھانا کھانے کے لیے مثل معمول کے رین پر
 سامنے آگ جلا کر بیٹھ گئے۔ کیسٹنی رکابی اپنے زانو پر
 رکھ لی۔ کسی نے ایک پتھر سا رکھ کر اس سے نیکار کام
 اس شب کو چاندنی میں کھانا کھانے کی بڑا مزہ دیا۔ بعد
 کھانے کے سب لوگ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے
 اور ساڑ نو بجے اپنے اپنے پھونپھونے کیلئے چلے گئے۔

مجھ کو اس شب کی چاندنی اور برف کے پہاڑوں کی
 کیفیت نہایت پہلی معلوم ہوئی۔ اوس وقت تو میں بھی
 سو گیا لیکن شب کو جب آنکھ کھلی تو سر ہانے سے
 گھڑیاں لیکر چاند کی روشنی میں دیکھا تو اوس وقت میں
 بے تھے۔ بے اختیار دل نے چاہا پہر چاندنی کئی
 دیکھنا چاہیے۔ پوسٹ میں پھنسنے ہوئے تو سو ہی رہا تھا۔
 فلائین کے گلوبند سے کانون کو لپیٹ کر ٹھلنے لگا۔
 سب فوج کے لوگ اپنے اپنے مقامات پر سو رہے تھے
 سنتری کہیں کہیں کھسکے ہوئے نظر آتے تھے قریب

چار بجے کے بعد تماشے کے چہرہ میں بستر پر لیٹ گیا۔

پانچ بجے رجموں میں تیساری کی ترم بجنے لگی۔ ہر ایک

شخص نے چاہا۔ اور کافی کا تقاضا شروع کیا ساڑھے پانچ

بجے جنرل صاحب تیار ہو کر مع اسٹاف کے روانہ ہوئے

اور اندازاً پانچ گھنٹہ میں مقام ٹنڈ کو پہنچے۔ یہ مقام

دامن کوہ میں واقع ہے۔ آج پانچہزار فٹ کے نیچے

اوترے ہون کے غرض کہ دو روز میں پہاڑ کی

چوٹی سے نیچے اوترے۔ یہاں نہ وہ سردی ہے

نہ وہ برف۔ بلکہ دوپہر کو اچھی گرمی جیسی کہ ماہ اکتوبر میں

حیدر آباد میں رہتی ہے وہی کیفیت تھی۔ اور

شب کو فی الجملہ سردی رہی نہ اس قدر جو کچھ

بیان کیا جاوے۔ مقام پراری جس جگہ کہ لٹو

کچھ لوگ تھے یہاں سے قریب تھا ہندو جڑا

سب کمانڈنگ افسروں کو اپنے ہمراہ لے کر بائیں

پراری کے بڑے پہاڑ پر گئے۔ اور سب کو

اون کے کاموں سے مطلع کیا کہ کون سی جہت

کوئی طرف سے بڑھائی جاوے گی۔ اور کس

مقام پر توہین رہیں گی۔ بعد ازاں پراری کے

باشندون اور مخالفون کو اطلاع دی گئی کہ اگر آج

شام تک تم سب لوگ اگر سرکار میں رجوع نہ ہو تو

کل صبح کو تمہارے مقابلہ کے واسطے فوج آوے گی

اور تمہارے گاؤں جلا دیے جاویں گے۔ اور سب

زراعت تاراج کر دی جاوے گی۔ غرض کہ دوسرے

کوئی شخص اس جماعت کا نہیں آیا پھر خیر صاحب نے

ایک روز اور تامل کیا۔ اور پیام بھیجا کہ آج بھی

اگر تم لوگ آجاؤ گے تو بہتر ہے لیکن ادن لوگوں میں سے

کوئی شخص نہیں آیا۔ اپنی عورتوں اور بچوں کو تو اس

اوتھون نے انڈس ندی کے اوس طرف بھجوا دیا۔

اور سب لوگ قسم اناج سے جو کچھ گاوْن میں

اوس کن زیر زمین دفن کر کے خود پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھے

جب کہ متواتر ایک دہر بھی یہ لوگ سرکار انگریزی سے

رجوع نہیں ہوئے۔ تب تیسویں تاریخ کو جنرل کوپن صاحب

اڈرٹخسری کیا کہ باوجود متواتر اطلاع دینے کے

پہاری کے باشندوں نے اگر اطاعت قبول نہیں کی۔

لہذا جنرل چنیا صاحب مع دو کمپنی ہائیڈر۔ دو کمپنی فیویر

دو کمپنی گورکھا پلٹن۔ دو کمپنی چوبیسویں سکھ پلٹن دوسو

جوان خیری ملیٹن کے لیکر صبحکے سات بجے طرف

پراری کے روانہ ہوں۔ قبرستان۔ مسجد۔ دیول

وغیرہ کو بالکل ہاتھ نہ لگا وین باقی مکانات اور

گاؤں و گھانس وغیرہ زراعت جسد رہو جلا دی و

خیری ملیٹن کے لوگ پہاڑوں پر چڑھنے میں بڑے مصبوب

یہ ملیٹن ہمیشہ درہ خیر میں رہتی ہے۔ اور اوٹن

سب افسریدی قوم کے افغان باشندے خیر کے

ملازم ہیں۔ جب کبھی سرکار کو خیر کے علاقہ میں کچھ ضرورت

پڑتی ہے تو یہ لوگ کام آتے ہیں۔ یہ محمد اسلم خان انکے

گانڈنگ ہین یہ میجر صاحب خاندان شالمان کابل سے
 ہین۔ چونکہ بلاک منسٹین ہین سوائے پہاڑوں اور
 وفسراز کے میدان کا کھین نام و نشان بھی نطہ
 نہیں آتا تھا۔ لہذا ان خیسری لوگوں کو ہمیشہ
 دوسری فوج کے سامنے رکھتے تھے۔ اور
 کسی گاؤں کا علانا یا کسی مقام کو ہاتھ میں لانا منظور
 ہوتا تو خیسری پلٹن کے لوگ آگے بھیجے جاتے تھے
 جب جنرل صاحب نے پراری کی جانب فوج کے
 جانے کے واسطے حکم دیا تب کیپٹن چارلی برن صبا

اور راقم خبری ملٹن کے ساتھ۔

چھ بجے صبح کے روانہ ہوئے۔ پہاڑوں میں چڑھنے

اوترے گیارہ گھنٹے بچ گئے۔ جس پہاڑ کی چوٹی پر موضع

پراری واقع تھا اوس کے دامن میں پہنچے۔ جنرل

چینا صاحب نے حکم دیا کہ خبری ملٹن کے سوجوان

پہاڑ پر جاوین اور پچاس جوان سیدھی طرف اور پچاس

جوان بائیں طرف سے پہاڑ پر چڑھیں۔ میں نے اور چاروں

صاحب نے سفر یار ملٹن کے ساتھ چھپاڑ پر چڑھنا شروع کیا

جب ہم پراری گاؤں کے قریب پہنچے تب اوپر سے

افغانوں نے گولیان چلانا شروع کیا۔ خیبری پلٹن

والے جوان بھی اون پر فیر کرتے ہوئے آگے بڑھے

جب ہم نزدیک پہنچے تب وہ لوگ پس پا ہوئے اور

ایک بلندی پر گنجان درختوں میں چھپ کر فیر کرنے لگے

سید ہی طرف سے پہاڑ کے جب پچاس جوان خیبری

پلٹن کے اون کے قریب پہنچے تب اس جگہ کو بھی۔

چھوڑ کر سب افغان فرار ہوئے۔ قریب سو آدمی

اس جگہ جمع تھے۔ پانچ چھ آدمی اون کے زخمی ہو

اور شاید جو مارے گئے پتھروں اور جھاڑوں میں

کے باعث سے اون کا پتہ نہیں ملا۔ ایک بجے مقام پر

فوج کا قبضہ ہو گیا۔ خیبری لوگوں نے سب گائوں کو

آگ لگا دی۔ فرنٹ پارٹی میں خیبری پلٹن کے

ساتھ فقط ہم دو افسر تھے۔ اور سب فوج مع خبر صاحب کے

ہم سے اندازاً چار میل پیچھے پہاڑ کے دامن کو میں

کھڑی تھی۔ جب خیبری لوگ گائوں کے آگ لگانے

مشغول ہوئے تب کیپٹن چارلی برن صاحب اور قلم

جو کچھ کہ بسکٹ وغیرہ باورساک میں موجود تھے کھا کر

پیچھے اترنے کو تیار ہوئے۔ کیا نیپے اسٹین پائپر

ہم لوگ چھ گھنٹے میں پہنچے تھے۔ اور اب پھر وہی

راستہ چھ گھنٹے کا پہاڑ سے اترنے کو ہمارا سا

چونکہ پہاڑ سے اترنا بہ نسبت چڑھنے کے آسان

ہوتا ہے لہذا ساڑھے چار گھنٹے میں ہم دونوں مع

خیمہ بری ملٹن کے کیا پ کو پہنچے قریب نصف پہاڑ کے

جب ہم اترے ہوں گے کہ میرا پاؤں ایک کنارہ پہ

نرم زمین پر پڑا جس سے وہ حصہ علیحدہ ہو گیا اور میرا پاؤں

اوپر سے پھسل گیا۔ حسن اتفاق سے وہ مقام نیچے

بہت گھرا تھا اندازاً سات آٹھ فٹ ہو گا۔ اس حکم

گرنے سے میرے بائیں پاؤں میں کچھ ضرب آئی جس

کیا مپ کو جانا اور راستہ چلنا مجھے دشوار ہوا جن

مکانات کو آگ لگائی گئی تھی جب ہم اون کے قریب

گزرے تو ایک مکان کی دیوار میں دو تین چھوٹے چھوٹے

سوراخ تھے اوس میں شہد کی کہیاں بکل ہی تھیں۔

ایک خیمبرمی جوان یہ دیکھتے ہی دوڑا۔ اور دروازہ

توڑ کر اندر گیا۔ اور شہد نکالنے میں مشغول ہوا میں نے وہاں

دو آدمیوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس ملک کے

لوگ اپنے گھروں میں شہد کی کہیاں پالتے ہیں باہر کی

دیوار میں چند سوراخ کر دیتے ہیں اور اندر ایک بڑا گھڑا
 اور سوراخوں کے نزدیک رکھ دیتے ہیں شہد کی مہیا
 اس دیوار کے سوراخوں میں سے اندر باہر جاتی ہیں
 اور گھڑوں میں اپنے گھر بنا کر شہد جمع کرتی ہیں یہ کو
 جب دیکھتے ہیں کہ شہد خوب جمع ہو گیا تب اس میں
 ایک سوراخ کر دیتے ہیں جس سے سب شہد گھڑے میں
 گرجاتا ہے اور اس گھڑے کے نیچے ایک اور سوراخ
 ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے دوسرے برتن میں شہد
 نکال لیتے ہیں۔ اور مہیاں اول کے گھڑے میں بخال خود

جمع رہتی ہیں۔ اسی طرح اکثر مکانات میں اسی شہد کے

کارخانجات ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ ایک مکان کی کچھ

دوسرے مکان میں نہیں جاتی۔ موسم پر یہ شہد بڑے

گادوں میں یہ لوگ لیجا کر خوب پیسا پیدا کرتے ہیں۔ گویا

ان لوگوں کی یہ ایک قسم کی تجارت ہے۔ قوم ان کا بڑا

ایک ملک جسکو اپنے یہاں ٹیل کہتے ہیں مجھے بیان

کرتا تھا کہ جب انگریزی فوج نے ہلاک مونٹین میں گاؤں چلائے

گاؤں والوں کے اسباب کا کی طرح زیادہ نقصان نہیں ہوا

کیونکہ قسم اوڑھنے بچھونے سے کچھ تھوڑا تو بال بچوں کے

انھوں نے اول ہی انڈس ندی کے پار بھجوا دیا تھا
 اور غلہ وغیرہ زمین میں دفن کر دیا تھا۔ البتہ چوکی
 قسم سے مثل چارپائیاں چوکیاں کچھ جلادی گئیں۔ لیکن
 شہد کی مکھیوں کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر
 منتقل کرنا امر دشوار تھا اس سبب وہ بحال خود ہیں
 اور کھشہرگ سے جل گئیں۔ اور حقد رزندہ باقی ہیں
 وہ ایسی منتشر ہو گئیں کہ چکاسال ہا سال میں جمع کرنا۔
 دشوار ہو گا۔ البتہ یہ ایک نقصان کثیر و نالگو نکا ہوا۔
 ۲۵ تاریخ وقت نہ بجے صبح کے سرفرڈرک رابرٹ صاحب

گاڈران چیف انڈیہ مع اپنے اسٹاف جنرل الیٹ
 اسٹٹ جینرل۔ کرنیل پول کے صاحب میٹری ڈاکٹر
 ٹیلر صاحب کپٹن رانس ایڈمی کان کیاپ مین داخل ہو
 جنرل مکوین صاحب مع اسٹاف کے دو میل تک
 بہادر معز کی مشایعت کے واسطے گئے۔ اول
 سرفرڈرک رابرٹ صاحب نے ہر ایک رجمنٹ کے
 کیاپ مین جا کر فوج کا ملاحظہ کیا۔ بعد ازاں بر
 کہا کرسٹ کالم کے ملاحظہ کو جو کہ مقام میدان مین مقیم تھا۔
 روانہ ہوئے میدان ایک چھوٹا سا گاؤں شمال کی طرف

ہمارے کیانپ سے پانچ میل پر واقع تھا۔ جب قریب
 اس کیانپ کے پہنچے جنرل چٹیا صاحب پیشوائی کے
 آئے۔ اور کمانڈران چیف صاحب کو لے گئے
 وہاں کی کل فوج کا ملاحظہ کیا گیا۔ بعد ازاں قریب
 چھ بجے کے ہیڈ کوارٹر کیانپ کو واپس آئے۔
 شب کو کمانڈران چیف صاحب مع اپنے ہمراہیوں کے
 اور افسران فوج کے۔ بغیر ڈیرے اور راوٹی کے
 میدان میں ایک چادر (واٹر پروف) کی بپھا کر
 سوئے۔

۱۷ اور ۲۶ تاریخ وقت صبح کے اُٹھی کو روانہ ہو۔ چونکہ ٹی

کا کام اب کچھ باقی نہیں رہا تھا۔ اور گورنمنٹ کا خا

یہ ارادہ تھا کہ جب تک سب پولیٹیکل معاملات طے نہ ہو جاؤ

تب تک فوج اور سیٹرف رکھی جاوے۔ اکثر

قوموں نے جرمانہ لا کر داخل کیا۔ اور بعض لوگ

رقم داخل کرنے کے واسطے روپیہ کے جمع کرنے

کوشش کر رہے تھے۔ جو لوگ کہ نقد رقم نہ دے

اور انھوں نے بعض رقم جرمانہ اپنے جانور مثل بیل

بھینس بکریاں داخل کیے بعض لوگوں نے قسم ہتیار سے

قیمت مقرر کر کے جرمانہ میں دیدیے۔ انگریزی سرکار کی

باقبال فوج کا ایسا رعب اون لوگوں کے دلوں پر ٹھہرا

کہ سکے دلوں سے ارادہ مقابلہ کر سیکانست ونا بود ہو گیا۔

اب اس قوم کو جبروت و ہمت اور بہادری و بلند خیالی

فوج شاہی کی معلوم ہوئی کہ یہ فوج ظفر موج ہر جگہ بلند

وستی پہاڑ اور جنگل میں جا سکتی ہے۔ اور ہر قسم کے موسم

سرد و گرم و برف و باران کی برداشت کر سکتی ہے

افسران فوج اس سرکار ابد پائدار کے محنت و جفا کشی

میں اپنے آپ نظیر بہن صلاح و امن کے وقت میں جہیز

راحت و آرام سے اوقات گزارتے ہیں لیکن اپنی

معمولی محنت جسمانی میں منہرق نہیں کرتے۔ کوئی

لائٹس کہیل لیتا ہی کوئی کرکٹ کی بازی میں دل لگاتا

کوئی پولو چوگان بازی کی مشق سے دل بھلاتا ہی۔

کوئی راکٹ کوٹ میں گھنٹہ دو گھنٹہ محنت کر لیتا ہی کوئی

شام صبح میں چارپانچ میل پہرتا ہی۔ شیر وغیرہ کا

شکار جو تھوڑا سا جنگ کا نمونہ ہی۔ اور اوس میں سوائے

جسمانی مشق کے اور بہت سے فوائد مضمہ ہیں بعض لوگ

اوس سے طبیعت کو بہلاتے ہیں۔ غرض کہ تعلیم یافتہ لوگ

ہمیشہ اپنے کو محنت و جفاکشی کا عادی رکھتے ہیں جب

کام پڑ جاتا ہی تب کسی قسم کی محنت کو وہ نہیں مانتے

تاریخوں سے ثابت ہے کہ سلاطین باسلف اپنے کو ہمیشہ

سخت محنت اور جفاکشی کا عادی رکھتے تھے۔

نقل ہے کہ نادر شاہ نے جب ملک جنوبی ایران کے

فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اون روز وہ نین گرمی کی نہایت

شدت تھی اور نادر شاہ چند روز پشت پر تپ محرقہ سے

بیمار بھی ہو گیا تھا حکیموں نے رائے دی کہ عام مزارعین

جو رات دن باہر رہتے ہیں وہ لوگ بھی اس موسم کے

بادِ سموم کی برداشت نہیں کر سکتے بادشاہ اور فوج کو
 اس موسم میں ارادہ جنگ کرنا خلافِ مصلحت ہے
 نادر نے کچھ خیال نہ کیا اور فوج کو کوچ کا حکم دیا۔ اور
 جب لشکر نے باہر مقام کیا آفتاب عالم تاب بڑے
 زور شور سے نمودار ہوا۔ گرمی کی شدت سے سب ^{لشکر} ^{افس}
 اپنے اپنے خیموں میں جا کر نیند ہوئے۔ فوج کے لوگ
 بھی جھاڑی اور پتھروں میں اپنے منہ چھپائے لگے
 نادر نے جب یہ حال دیکھا خیمہ شاہی سے نکل کر دیوین
 ٹھلنا شروع کیا۔ سرداروں نے جبکہ بادشاہ کو

دہوپ میں ٹھلتے دیکھا سب اپنے اپنے خمیوں سے
 باہر نکل آئے سپاہیوں نے جب افسروں کو دیکھا
 کھڑا دیکھا سب اپنے اپنے مقامات پر جمع ہو گئے۔
 بہر حال وہ دن گزر گیا۔ دوسرے دن پہر فوج نے کوچ کیا اور
 چند روز میں سب فوج گرمی کی عادی ہو گئی۔

شمالی حصہ ملک ایران میں ایک صوبہ برسر بغاوت تھا۔
 نادرنے اس پر فوج کشی کی۔ وہ موسم برف کا تھا جبکہ
 فوج روانہ ہوئی برف برسنی شروع ہوئی سات دن
 کامل برف برستی رہی۔ نادرنے تکھیں پر آرام

نہیں لباسِ شبانہ روز کوچ کرتا چلا گیا ساتوین روز دُکھی

بہت شدت ہوئی نادر شاہ اپنے معمولی لباس میں۔

گھوڑے پر چلا جاتا تھا سب افسران فوج و مصاحبین اس کے

پیچھے پیچھے تھے۔ ایک امیر زادہ نے جس پر کہ نادر شاہ کی

کمال نظر ہیرانی تھی خیال کیا کہ بادشاہ نے باوجود اس

سخت برف باری اور سردی کے پوتین وغیرہ

کچھ نہیں پہنا اوسنی ایک گرم شتری چغہ لیکر اپنے ہاتھ

بادشاہ کی پشت پر ڈال دیا نادر شاہ نے ہلٹ کر دیکھا۔ اور یہ

حکم دیا کہ اس امیر زادہ کا سید ہات کاٹ ڈالیں جس کے حکم کی

فورا تعمیل ہوئی اور سوت کسی جرات نہی کہ کچھ کہہ سکے لیکن

جب لڑائی ختم ہوئی اور شاہی فوج نے فتح پائی بادشاہ

مع مصاحبین جشن بادہ نوشی میں مشغول تھا اور سوت ایک صاحب

دست بستہ عرض کیا کہ گستاخی معاف اوس امیر زاوہ کا کیا قصور تھا

جو حضور نے اسکا ہاتھ کاٹنے کے واسطے حکم صادر فرمایا۔

بادشاہ نے یہ بیان کیا کہ شدت سرما و برف باری سے میری فوج کا

حال سخت تباہ تھا لیکن جب وہ مجھے معمولی لباس میں چلتا دیکھے

تھے تو فقط میری خاص بہت پر سب چلی جا رہی تھی۔ اگر

گرم چپے پہن تا تو میری فوج کے سپاہی سا را و بیونکو شلیتھوین

جا کر چہتے۔ اور پھر مجھ کو خود کیا منہ رہتا جو میں
 اونکو اس کام سے منع کرتا۔ میری رفتار کو دیکھ کر
 میری فوج رفتار کرتی ہے۔ میری تلوار کو دیکھ کر
 میرے لشکر کی تلوار چلتی ہے۔ عروس مملکت
 آن در کنا رگیر و تنگ : کہ بوسہ بربل شمشیر آبدار نر
 حاصل کلام یہ ہے کہ افسران جنگی کے حالات اور عادات
 فوج پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

کمانڈران چیف مختار و سپہ سالار کل فوج ہندوستان کے جنگی لارڈ
 کھلاتے ہیں۔ یہ ممکن تھا کہ ہلاک ہوئیں مین۔

ایک اچھے خیمہ میں آرام سے سوتے۔ اور ہر کچھ
 اسباب آسائش کے اپنے لیے بہم پہنچاتے۔ لیکن
 انکا اس موقع پر خاص یہ منشاء تھا کہ ہر ایک فوجی
 سپاہی کو بتلا دین اور اذکویہ امر ثابت کر دین
 کہ ہر چند میں درجہ میں کانڈران چیف انڈیہ ہوں لیکن
 وقت پر محنت و جفاکشی میں بالکل تمھارا شریک ہوں
 کیا نپ میں سرفرڈرک رابرٹ صاحب کے بستر کی
 واٹر پروف شیٹ اور سپاہیوں سے بڑی ہتی
 مثل اور ون کے تھوڑا سا پرال کا گھانس کا ڈراپ

صاحب کے بستر کے نیچے بچھا دیا گیا تھا۔ اس
 بہادر نامہ دار نے مع اسٹاف مثل تمام فوج کے ساتھ
 استراحت فرمائی۔

جنرل کوین صاحب کا منڈنگ (بلاک منوٹیل کیپٹین) نے شروع
 آخر تک پوری پوری سپاہ گر کی داود دی۔ اور گزران
 روز مرہ اور اوٹھنے بیٹھنے میں ایک پڑاؤٹ سپاہی بہ
 اپنے کو ترجیح نہیں دی۔ بے مشجب سپاہی لوگ
 اپنے بڑے جنرل کو اپنا شریک حال دیکھتے ہیں اور
 سب افسروں کی گزران اپنے موافق پاتے ہیں تب

کیسا ہی شکل کام اودن کے سامنے آوے او سکوتا سانی

انجام دیتے ہیں۔ بلاک منٹین کی لڑائی میں پہاڑی

لوگوں کو سرکاری موٹید باٹری یعنی خچرو کا تو پچانہ

وکیکیر بہت تعجب ہوا اظاہر ہے کہ جن پہاڑوئیں آدمی سے

جاسکے وہاں تو پچانہ کا جانا کیونکر قیاس میں آسکتا ہے۔ لیکن

جس جگہ پر سرکاری فوج گئی خچرو کا تو پچانہ بھی وہاں تھا

رہا۔ ساپرائڈینار اور پانیر مع ہتیار راستہ بنا ^{سے}

ہمیشہ ان تو پچانو کے ہمراہ رہتے تھے۔ اور اس ^{جلدی}

اور چالاکی سے بعض مقامات کو جہان کہ خچرو کا چڑھنا

دشوار تھا درست کر دیتے تھے کہ تو نچانہ کے چھر باسا

چلے جاتے تھے۔ دراصل خچرون سے زیادہ کوئی

جانور پھاڑون میں چلنے کے لیے کارآمد نہیں ہے۔ یہ

توپین و واقسام پرہین بعض توپین ڈوٹکرو نہیں تقسیم ہیں ایک

کڑا ایک ایک خچر چلتا ہے۔ اور وقت غیر کرنے کے دون

کڑون کو ملحق کر کے پیچ دینے سے وہ یک جسم ہو جاتے ہیں۔

اور بعض توپین فقط ایک حصہ میں مثل معمولی چھوٹی توپوں کے

ہیں۔ اور ایک خچر اسکو بخوبی لیجاتا ہے۔ دوسرے خچر دونوں

پہیے اور تیسرے پر درمیان کا حصہ کہ جسپر توپ رکھی جاتی ہے

ایک حصہ کی توپ تین خچروں پر۔ اور دوحصہ کی توپ چار

خچروں پر رکھی جاتی ہے جس راہ سے پراری کے پہاڑوں پر

تو بچانہ تھرونگا گیا تھا دو تین دن کے بعد ایک ذریعہ کو

میں مع ایک دوست کے اوسط فاصلے سے گزرا پہاڑ کے

نیچے کا راستہ اور بلندی پہاڑ کی اور شیب فرازاؤ

جہاں کو دیکھ کر یہ بھی یقین نہیں آتا تھا کہ توپ لیکر خچر اس سے گئے گئے

نغار خان قلعہ دار تہند آج کے روز کیا نہیں

آیا اور جو جرمانہ اوسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا اوس

وہ داخل کیا۔ غرض کہ آئندہ کو جنگ کی کچھ امید ہی نہیں رہی۔

چھبیس تاریخ ماہ اکتوبر کو مین جنرل مکوین صاحب اور
 سب افسران شٹاف سے رخصت ہو کر ہمراہ سرفرد کراٹ
 کمانڈران چیف صاحب کے طرف اوگھی کے روانہ ہوا۔
 ہمراہ بہادر مغر کے لیڈنی رابرٹ بھی تشریف لائیں۔
 لیڈی رابرٹ مع مس مکوین کے اوگھی مین سو لجنرز ہتھیار
 (یعنی سپاہیوں کا دارالشفاء) دیکھنے کے لیے تشریف لگے
 وقت جنگ کے جو لوگ زخمی ہوتے تھے۔ اس مقام پر
 واسطے معالجہ کے روانہ کیے جاتے تھے۔ اور میتھیل
 خاص کر لیڈی رابرٹ ہی نے فایم کیا ہے۔ ولایت سے

لیڈی نرس یعنی میم لوگ بیماروں کی تیمارداری کرتے

واسطے طلب کی گئی ہیں۔ چنانچہ لیڈی نرس جنک

بلاک نوٹین مین حاضر تھیں۔ تین مقام اوکھی مین اور

تین روز کالم کے ساتھ یہ میم لوگ خاص کریورپن ہا

لوگون کی تیمارداری کرتی ہیں جب لیڈی ابرٹ سوئٹزر

ہسپتال مین تشریف لائیں اون زخمی لوگوں میں بعض ایسے

لوگ تھے کہ جنکے زخموں سے گولیاں نکالی گئی تھیں اور

وہ گولیاں اون لوگون نے بہت فخر کے ساتھ لیڈی

رابرٹ کو دکھلائیں ایک شخص کی سپی میں گولی لگ کر

پشت کی طرف سے پار ہو گئی تھی۔ لیڈی رابرٹ نے

اوس شخص سے پوچھا کہ تمہارا گولی کھان لگی ہے۔

اوس نے بڑی حسرت کے ساتھ جواب دیا کہ لیڈی

میں افسوس کرتا ہوں کہ جس گولی نے مجھے زخمی کیا

میں اوس کو بتا نہیں سکتا کیونکہ وہ گولی میرے سینہ میں

سیدھے پھلو کی طرف لگ کر پار ہو گئی۔ یہ کلام اوس

جوان کا لیڈی رابرٹ صاحب نے شکر بڑی دانستہ

اوس کی تشفی و سرمائی کہ تلو گولی کے موجود نہ ہونے سے

ملول ہونا چاہیے اس واسطے کہ تمہارا جسم سے

گولی کا پار ہو جانا خاص اس امر کی دلیل ہے کہ تم
 عین مقابلہ میں بہت قریب سے زخمی ہو۔ اور
 دشمن تمہارا ایسا نزدیک تھا جو گولی اس کی تمہارے
 جسم سے پار نکل گئی۔ فی الحقیقت یہ امر تمہارے لیے
 باعث فخر کا ہے نہ ملول ہونیکا۔

جبکہ کانڈران چیف صاحب نے مختلف مقامات کی فوج
 ملاحظہ فرما کر اوگہی سے در بند جانے کے لیے ارادہ فرمایا۔
 میں بہادر مفر سے رخصت ہوا۔ اور یہاں ارادہ کیا
 کہ سیدھا خاکی کو پہنچ کر میل ٹانگہ میں اسیر و زسوار ہو کر آجپا ^{من} با

پھنچوں جب قریب دس بجے کے مقامِ خاکی میں داخل ہوا
 وہاں سٹروش صاحب سے (جو کارخانہ براری کے
 سپرنٹنڈنٹ تھے اور شراب فوج میں ان صاحب
 معز کی معرفت پہنچی جاتی تھی) ملاقات ہوئی۔ بیٹھے
 اُن سے پوچھا کہ یہ ندی جو سامنے نظر آتی ہے اُسکے
 اطراف کے کھیت اور سرخ گھاس وغیرہ میں بقیں ہے
 کہ اسنپ ضرور ہوں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ یہاں
 کوئی شکار نہیں کرتا البتہ اسنپ اور ٹیل اوپر بہت ہیں
 اُس وقت تا نگہ تیار ہونے میں کچھ عرصہ تھا میں نے بندوق لیکر

دنہڑی کی طرف جانیکو ارادہ کیا مسٹر ولس صاحب بھی۔

میرے ہمراہ ہوئے ہکو نڈی کے پار جانا تھا یہ نڈی

شمالی برف کے پہاڑوں میں بہتی تھی۔ جب نڈی میں

ہم نے پاؤں ڈالے پانی اس قدر ٹھنڈا تھا کہ اول تو کچھ سہی

محسوس ہوئی اور بعد ازاں گھٹنے کے اوپر جھانک کے

پانی تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں سے ہمارے پاؤں

قابو میں نہیں ہیں۔ نڈی سے گزرنے کے بعد کھوٹ

کہا۔
دیر میں ہمیں مین جوڑا دل سنیپ کے ملے۔ مسٹر ولس

کہے کہ گویا درکھنا چاہیے کہ سن ۱۹۰۸ء کے آغاز موسم کا اول سنیپ

پنجر کیو رکھ دین جب یہ چکورا آواز دیتی ہے تو اوس
 نزدیکی کی سب چکورین پکارتی ہیں۔ تب معلوم
 ہو جاتا ہے کہ وہ منلان فلان جائے پر ہیں۔ پس
 آسانی سے شکار ممکن ہے۔ غرض کہ ہم نے گاؤن سے
 ایک شکاری کو جسکے پاس پالی ہوئی چکور تھی بلوایا۔
 اور دس بارہ گاؤن والے ہمراہ لیکر پھاڑکی طرف گئے
 اوس گاؤن کے شکاری نے اول ہکودو رتبہ دلایا
 اور آپ پھاڑ میں گیا۔ اور اوس پالی ہوئی چکور کو بلوایا
 اوسکی بولی پر جنگلی چکورین جھان جھان تھیں آواز

دینے لکین۔ تب اس نے معلوم کر لیا کہ کس

مقامات پر یہ جانور ہیں۔ پھر اس شکاری نے مجھے

اوروش صاحب کو ایک چھوٹی پھاڑی پر کھڑا کیا۔

اور خود چند آدمی لیکر ہماری طرف آیا۔ اور چکورو

ہماری طرف اوڑایا۔ چار چکوری نے شکار کیے۔

سرشام ہم اپنے مقام کو واپس آئے۔ ویش صاحب نے

ایک راڈی میر لیے لگا دی شب کو اونھون نے کھانا کھلایا۔

یہ اول دفعہ تھی جو بعد ایک مہینے کے کرسی پچھو ہکو

کھانا کھانا اتفاق ہوا۔ اور چائے پین و دھبی پین پیا۔

۱۳۳
تمنے علاقہ ہلاک مونٹین میں شکار کیا۔ اشنا

گفتگو میں مینے اون سے دریافت کیا کہ

یہاں کچھ اور شکار بھی ہے۔ اونھوں نے

کہا کہ سامنے جو پہاڑ نظر آتے ہیں اون میں چکو

بہت ہیں چونکہ مینے چکو رکا کبھی شکار نہیں کیا۔

یہ ارادہ کیا کہ شام تک یہاں شکار کھیلنا۔ او

صبح کو اُپٹا باد کو جانا لیکن یہ مشکل تھی کہ تاکہ کے

واسطے دوسرے دن بارہ بجے تک انتظار کرنا پڑا۔

اس اشنا میں کرنل واٹر فیلڈ صاحب کمشنر پٹا وروہا پور

۱۳۷
 اور یہ حال سن کر کھا کہ نہیں یہاں سے تین میل پر ہے
 مین وہاں مسافر بنگلہ مین آج شب کو رہ کر صبح کو
 آپٹا باد کو جاؤنگا۔ اگر آپ یہاں آج شکار
 کر کے علی الصباح میرے پاس آ جاؤ تو مین اپنی
 گھٹی مین آپ کو لیجاؤنگا۔ یہ انتظار اباکل میرے
 سب دلخواہ تھا اولن کا شکریہ کر کے مینے یہ امر
 قبول کیا۔ وٹس صاحب نے کھا کہ چکو ر کے شکا کا
 عمدہ بندوبست یہ ہے کہ ایک پالی ہوئی چکو ر
 ہمراہ رکھی جاوے۔ اور پھاڑون مین جا کر اس کے

۷۳
غرض کہ دوسرے روز صبح کے پانچ بجے میں خالی سے

روانہ ہو کر قریب آٹھ بجے کے مندر کو پہنچا۔

کرنیل وائٹ فیلڈ صاحب میرے منتظر ہی تھے۔

وہاں سے ہم دونوں روانہ ہوئے۔ اور

گیارہ بجے آپاٹا بادین پہنچے۔ مس ہوسٹن

بگ فرٹ کھانے کے بعد میں سیس کمپن سے

ملنے کے واسطے گیا۔ کپٹن بیل۔ اور کرنیل

کروک شانک کے مارے جانیکا وہ بہت افسوس

کرتی رہیں۔ یہ دونوں صاحب ان کے بہت بڑے

دوست تھے۔ بلکہ جب سس کموین نے کرنل

کروک شاہک کے زخمی ہونے کا حال سنا تھا

تب اپنے مکان میں ایک کوٹھہری خالی کر کے

منتظر تھیں کہ جوت وہ جنگ سے واپس بھیجے

جاوین گے تب کرنل صاحب معنے کو اپنے

پاس رکھ کر ان کی بیماری داری کر لگی۔ آپاٹا باد

تیرے دن میں اب سالہ میں بھنچا۔ یہاں پر

دور و ترک مقام کرنا پڑا۔ کیونکہ میرا سامان جو

مشعلہ میں تھا اس کے پھینچنے میں عرصہ ہوا۔

انبالہ سے روانہ ہو کر تاریخ ۲ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ء

مطابق عدد نمبر ۱۳۳۵ عیسوی کو حیدرآباد میں داخل ہوا۔ فقط۔

تمام شدہ

وردار الطبع سرکار عالی بہ تمام مسز ازین العابدین

شیرازی نوری طبع آراستہ گردید

صحت نامہ ہلال منشیین اکسپڈیشن

صفحہ	سطر	غسل	صحیح
۶	۹	ہوئی	ہوتی
۸	۳	دسرکاری	سرکاری
۱۳	۸	گرین صاحب	گرین صاحب
۲۶	۶	اوگرڈی بیلی	اوگرڈی بیلی
۲۷	۷	برگڈ	برگڈ
۳۰	۱	راہل آرش	راہل آیرش
۳۵	۸	بھگالی	نکالی
۳۶	۷	راہل	راہل
۴۰	۶	بعد	+
۴۵	۵	چاؤنن	چاؤنن

صفحہ	سطر	غسلط	صحیح
۴۶	۵	اکر	اکثر
۴۸	۷	گی	کی
۵۰	۲	زحمی	زخمی
۵۲	۹	گہنڈ	کہنڈ
۵۵	۱	سہو کو	سہو کو
۵۸	۲	پاس	پار
۶۱	۱	ہین	ہینین
۶۲	۶	اوب	اورب
۶۶	۸	جاتہا	جاتا تھا
۶۹	۲	گری	گریگی
۷۸	۹	ٹیلکراف	ٹیلکراف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۳	اسٹنٹ	+
۸۰	۴	افغانو کی	افغانو کی
۸۱	۱	.	گیا
۸۲	۱۰	ساتھ ہزار	ساتھ ہزار
۹۱	۵	تہند	تہند
۹۴	۷	پٹین	پٹین
۹۵	۲	عوضکہ	عوضکہ
۱۰۰	۷	من	مین
۱۰۲	۶	کپنی	کپنی
۱۰۳	۲	چڑھنے	چڑھتے

صفحہ	سطر	غسلط	صحیح
۱۰۴	۶	پہنچے	پہنچے
۱۰۶	۷	زمین پر	زمین کے
۲۸	۲	جنگ	جنگ
۱۳۱	۲	براری	پراری
۱	۱	لکین	لکین
۱۳۵	۷	پہلایا	بٹھلایا
۱۳۷	۶	برگ فٹ	برگ فٹ



Major Nowab Afsun Jung Bahadur,
A. D. C. to H. H. the Nizam,
Commanding Golkunda Brigade.

میرنواب افسونجنگ بہادر ای. ڈی. سی. کمانڈنگ گولکونڈہ بریگڈ